TUE.6.Feb.2024
VOLUME:19 NO: 35
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 6/فروری 2024
جلد:19 شمارہ 35
24/رجب المرجب 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ چمپئی سورین نے اسمبلی میں اکثریت ثابت کی

رانچی:5/فروری (ایجنسیز) جھارکھنڈ اسمبلی میں آج چمپئی سورین نے اپنی اکثریت ثابت کر دی۔ ہیمنت سورین کے استعفیٰ کے بعد چمپئی سورین کو وزیر اعلیٰ بننے کی دعوت ملنے میں ہوئی تاخیر پر کافی ہنگامہ ہوا تھا اور پھر اس کے بعد سبھی کو انتظار تھا 5 فروری کا جب وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا تھا۔ 5 فروری یعنی آج چمپئی سورین کو اکثریت ثابت کرنے میں کسی بھی طرح کی پریشانی نہیں ہوئی اور 81 نشستوں والی اسمبلی میں ضروری 41 ووٹ کی جگہ انھوں نے 47 ووٹ حاصل کر لیے۔ ان کے خلاف محض 29 ووٹ پڑے۔ قابل ذکر ہے کہ چمپئی سورین نے 2 فروری کو وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف لیا تھا اور اکثریت ثابت کرنے کے لیے 5 فروری کی تاریخ طے ہوئی تھی۔ انھوں نے آج اعتماد کا ووٹ پیش کیا اور اس کے بعد اس پر بحث شروع ہوئی۔ بحث کے شروع میں چمپئی نے بی جے پی کو سخت الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ بی جے پی نے حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی، لیکن ہم نے انھیں آج ناکام کر دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی ہیمنت سورین کو جھوٹے معاملوں میں پھنسانے کے لیے مرکزی ایجنسیوں کا استعمال کر رہی ہے۔ چمپئی سورین نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے ہیمنت سورین نے جو منصوبے شروع کیے ہیں، وہ اس کو آگے بڑھائیں گے۔ اعتماد کے ووٹ پر بحث کے دوران بی جے پی اراکین اسمبلی کی طرف سے ہیمنت سورین اور چمپئی سورین پر حملے کیے گئے۔ بی جے پی لیڈر امر کمار باؤری نے کہا کہ ''چمپئی کو مجبوری میں آج موقع ملا ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''ہیمنت سورین قبائلی لیڈر ہو سکتے ہیں، قبائلیوں کے لیڈر نہیں ہو سکتے۔ اپنے ہی اراکین اسمبلی پر انھیں اعتماد نہیں ہے۔'' اس سے قبل اسمبلی میں گورنر سی پی رادھا کرشنن نے اپنی تقریر شروع کی۔ اس دوران برسر اقتدار طبقہ کے اراکین اسمبلی ان کی ہوٹنگ کرتے ہوئے دکھائی دیے اور ایوان کے اندر 'مرکزی حکومت ہائے ہائے' کے نعرے بلند کرتے رہے۔ گورنر کی تقریر کے دوران برسر اقتدار طبقہ کے سبھی اراکین اسمبلی نے کھڑے ہو کر اپنا احتجاج بھی درج کیا۔

پے ٹی ایم معاملے میں مرکزی حکومت اور
جانچ ایجنسیوں کی خاموشی پر کانگریس نے اٹھائے سوال

نئی دہلی:5/فروری (ایجنسیز) ریزرو بینک آف انڈیا نے پے ٹی ایم پیمنٹ بینک کو 29 فروری 2024 کے بعد کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اب اس معاملے میں کانگریس نے حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھائے ہیں۔ کانگریس لیڈر سپریا شرینیت نے کہا ہے کہ ''ریزرو بینک نے پے ٹی ایم پیمنٹ بینک پر پابندی لگا دی ہے اور 29 فروری کے بعد اس کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ ریزرو بینک نے اس پر کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔ اس معاملے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس میں 2017 سے بے ضابطگیاں ہو رہی تھیں۔ جب آر بی آئی نے اس معاملے میں منی لانڈرنگ کے الزامات لگائے ہیں تو پھر سی بی آئی اس پر خاموشی کیوں اختیار کیے ہوئے ہے؟'' سی بی آئی اور ای ڈی کی خاموشی پر یہ سوال سپریا شرینیت نے ایک پریس کانفرنس کے دوران اٹھایا ہے۔ انھوں نے میڈیا کے سامنے کہا کہ ''اتنی ساری خلاف ورزیوں کے باوجود پے ٹی ایم کو اتنی مہلت کیوں دی جا رہی ہے؟ منی لانڈرنگ کے الزامات پر ای ڈی نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟ پے ٹی ایم نے بی جے پی اور پی ایم کیئرز فنڈ میں کتنا عطیہ دیا ہے؟'' کانگریس پارٹی کے 'ایکس' اکاؤنٹ پر پریس کانفرنس کی کچھ ویڈیوز پوسٹ کی گئی ہیں۔ اس میں سپریا شرینیت کہتی دکھائی دے رہی ہیں کہ ''نوٹ بندی کے 2 دن بعد 10 نومبر 2016 کو پے ٹی ایم ملک کے بڑے اخبارات میں پی ایم مودی کی تصویر کے ساتھ مکمل صفحے کا اشتہار دیتا ہے۔ اس اشتہار میں نوٹ بندی کو ایک مضبوط فیصلہ بتاتے ہوئے پی ایم مودی کی تعریف کی گئی تھی۔ وہی پے ٹی ایم پی ایم مودی پر بنی فلم کے ٹکٹوں پر 200 روپے تک کا کیش بیک دے رہا تھا، جس کا مودی جی انتخابی ریلی میں تشہیر بھی کر رہے تھے۔ پی ایم مودی کے ساتھ سیلفی لینے والے شخص کا نام وجے شیکھر شرما ہے جو پے ٹی ایم کے بانی ہیں۔ جس نوٹ بندی نے معیشت کو تباہ کر دیا، اسی نوٹ بندی کو پے ٹی ایم نے ہمیشہ جشن کی طرح منایا اور اپنا آئی پی او بھی 8 نومبر 2021 کو ہی لانچ کیا۔'' کانگریس لیڈر اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''پے ٹی ایم اور اس کے بانی وجے شیکھر شرما کو منی لانڈرنگ جیسے سنگین الزامات کا سامنا ہے۔ یہ الزامات خود آر بی آئی نے لگائے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے پے ٹی ایم پیمنٹ بینک پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ پی ایم مودی کے انتہائی قریبی وجے شیکھر شرما نے لائسنس ملتے ہی گھپلے کرنا شروع کر دیے، جس کی وجہ سے آر بی آئی نے انہیں بار بار سزا دی۔ اس کے باوجود پی ایم مودی ان کی تشہیر کرتے رہے۔'' سپریا شرینیت نے اس معاملے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ''آر بی آئی نے پیمنٹس بینک کے شیئر ہولڈنگ پر بھی تشویش ظاہر کی تھی۔ جس میں تقریباً 49 فیصد حصہ پے ٹی ایم کمپنی کا ہے، جسے لوگ (One97 Communications) کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ جبکہ 51 فیصد حصہ وجے شیکھر شرما کے پاس تھا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک انسان جس طرح کا چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ آر بی آئی کی کارروائی کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ چینی سرمایہ کاری کمپنی کی زیادہ تر سرمایہ کاری پے ٹی ایم میں تھی۔ پہلے علی بابا اور آج بھی اینٹ گروپ کے پاس تقریباً 10 فیصد شراکت داری ہے۔'' واضح رہے کہ ریزرو بینک نے پے ٹی ایم پیمنٹ بینک میں منی لانڈرنگ کا امکان ظاہر کرتے ہوئے اس میں سیکڑوں کروڑ روپے کے لین دین پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ آر بی آئی نے 29 فروری کے بعد پے ٹی ایم پیمنٹ بینک کی خدمات پر پابندی لگا دی ہے۔ پے ٹی ایم کی فی الحال ریزرو بینک کے ساتھ بات چیت جاری ہے اور ریزرو بینک نے بے قاعدگیوں کو دور کرنے کے لیے کہا ہے۔ ریزرو بینک کی اس پابندی کے بعد پے ٹی ایم کے حصص میں 40 فیصد کی کمی آئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ریزرو بینک کو پے ٹی ایم کے KYC میں کئی بے ضابطگیاں ملی ہیں۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے لاکھوں صارفین کی KYC نہیں کی تھی۔ لاکھوں اکاؤنٹس کی PAN تصدیق نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ پے ٹی ایم پر یہ بھی الزام ہے کہ اس نے ریزرو بینک کو کئی بار غلط معلومات دی۔ 31 جنوری 2024 کو ریزرو بینک نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے پے ٹی ایم پیمنٹ بینک کو نئے کسٹمر بنانے پر پابندی عائد کر دی۔ اسی کے ساتھ ایک ایکسٹرنل ٹیم سے تمام آڈٹ کرانے کی بھی بات کہی تھی۔

'ایسا برتاؤ جمہوریت کا قتل'، چنڈی گڑھ میئر الیکشن معاملہ پر سی جے آئی کا تلخ تبصرہ

نئی دہلی:5/فروری (ایجنسیز) چنڈی گڑھ میئر الیکشن معاملے پر آج سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی اور پورے واقعہ پر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے حیرانی ظاہر کی۔ انھوں نے عرضی گزار کی طرف سے پیش ثبوتوں پر غور کرنے کے بعد کہا کہ یہ صاف لگ رہا ہے کہ ریٹرننگ افسر نے بیلٹ پیپر کو نقصان پہنچایا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کیا اسی طرح سے انتخاب کا انعقاد ہوتا ہے۔ عاپ کونسلر کلدیپ کمار کی عرضی پر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی صدارت میں آج تین ججوں کی بنچ نے سماعت کی۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا نے چنڈی گڑھ میئر الیکشن تنازعہ پر کچھ بڑے اور تلخ تبصرے کیے۔ انھوں نے کہا کہ ''ایسا برتاؤ جمہوریت کا قتل ہے۔ پورے معاملے سے ہم حیران ہیں۔ اس افسر پر مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔ کیا یہ پریزائڈنگ افسر کا رویہ ہے؟'' ساتھ ہی سپریم کورٹ نے پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل کے ذریعہ سے بیلٹ پیپر، ویڈیوگرافی اور دیگر مواد سمیت انتخابی عمل کے پورے ریکارڈ کو محفوظ کرنے کا حکم دیا۔ اتنا ہی نہیں، آئندہ سماعت تک چنڈی گڑھ میونسپل کارپوریشن کی اگلی میٹنگ کو ملتوی کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔

مہرولی مسجد انہدام معاملہ میں ڈی ڈی اے کو دہلی ہائی کورٹ کا حکم

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے پیر کے دن ڈی ڈی اے (دہلی ڈیولپمنٹ اتھاریٹی) سے کہا کہ وہ مہرولی میں ایک اراضی کے سلسلہ میں جوں کا توں موقف برقرار رکھے جہاں ایک مسجد کو جو 600 سال پرانی بتائی جاتی ہے' گزشتہ ماہ ڈھا دیا گیا تھا۔ جسٹس سچن دتہ نے کہا کہ اگلی تاریخ سماعت تک جوں کا توں موقف برقرار رکھا جائے۔ عدالت کا یہ حکم علاقہ میں دوسرے غیر قانونی ڈھانچوں کے خلاف کارروائی میں حکام کے آڑے نہیں آئے گا۔ عدالت نے مزید سماعت 12 فروری کو مقرر کی۔ اس نے کہا کہ ڈی ڈی اے کو چاہئے کہ وہ اُس مقام پر جوں کا توں موقف برقرار رکھے جہاں اخوندجی مسجد موجود تھی۔ عدالت نے دہلی وقف بورڈ مینجمنٹ کمیٹی کی درخواست پر یہ حکم دیا جس نے بحث کی تھی کہ مسجد کا انہدام غیر قانونی ہے۔ سنجے وَن میں 30 جنوری کو مسجد اور مدرسہ بحر العلوم کو ڈی ڈی اے نے ''غیر قانونی ڈھانچہ'' قرار دیتے ہوئے منہدم کر دیا تھا۔ ڈی ڈی اے نے یہ کہتے ہوئے اپنی کارروائی کی مدافعت کی کہ انہدامی کارروائی ریلیجیس کمیٹی کی سفارشات مورخہ 4 جنوری کے مطابق کی گئی۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ اس کمیٹی کو انہدامی کارروائی کا حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

انتخابی مہم میں بچوں کے استعمال کے خلاف الیکشن کمیشن کا انتباہ

نئی دہلی: لوک سبھا الیکشن سے قبل الیکشن کمیشن نے پیر کے دن سیاسی جماعتوں سے کہا ہے کہ وہ انتخابی مہم میں کسی بھی شکل میں بچوں کا استعمال نہ

کریں۔ بچوں سے نہ تو پوسٹر/پمفلٹ تقسیم کرائے جائیں اور نہ ہی ان سے نعرے لگوائے جائیں۔ سیاسی جماعتوں کو بھیجی گئی اڈوائزری میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ وہ انتخابی عمل میں سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی طرف سے کسی بھی شکل میں بچوں کے استعمال کو برداشت نہیں کرے گا۔ کمیشن نے علیحدہ سے اپنے عہدیداروں اور الیکشن مشنری کو بھی ہدایت دی کہ وہ بچوں سے کوئی کام نہ لیں۔ خلاف ورزی پر سخت تادیبی کارروائی ہوگی۔ سیاسی قائدین اور امیدواروں کو چاہئے کہ وہ کسی بھی بچہ کو اپنے ہاتھوں میں نہ اٹھائیں۔

امتحان کے اوقات میں تبدیلی پر فرقہ وارانہ کشیدگی، ہندو تنظیموں نے لگایا مسلمانوں کی خوشنودی کا الزام

بنگلورو: کرناٹک میں 10 ویں جماعت کے طلباء کے لیے جمعہ کو تیاری امتحانات کے اوقات میں تبدیلی کے مسئلہ نے فرقہ وارانہ موڑ لے لیا۔ ہندو تنظیمیں الزام عائد کر رہی ہیں کہ یہ قدم مسلمانوں کو نماز کے لیے سہولت پہنچانے اٹھایا گیا۔ اس قدم پر ریاست میں تنازعہ پیدا ہو گیا اور ریاستی محکمہ تعلیم ٹائم ٹیبل کے تعلق سے باضابطہ وضاحت جاری کر سکتا ہے۔ امتحانات 26/فروری تا 3/مارچ مقرر ہیں۔ تمام امتحانات کا روزانہ 10:15 بجے سے آغاز ہوگا، سوائے جمعہ کے کہ اس دن سائنسی پرچہ کا امتحان 2 بجے سے شروع ہوگا۔ ہندو تنظیموں نے دعویٰ کیا کہ امتحانی اوقات میں تبدیلی مسلمانوں کو نماز جمعہ کی اجازت دینے کے لیے کی گئی جس کا مقصد مسلمانوں کی خوشنودی ہے۔ بھٹکل کے ہندو لیڈر سری کانت نائیک نے کہا کہ محکمہ تعلیم نے کانگریس حکومت کی ہدایت پر ٹائم ٹیبل میں تبدیلی کی۔ حکومت محکمہ تعلیم میں راست طور پر خوشنودی کی اجازت دے رہی ہے۔ کرناٹک اسکول امتحان اور جانچ بورڈ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ دسویں جماعت کے تیاری امتحان میں تبدیلی اس لیے کی گئی کیوں کہ اسی دن 12 ویں کے کنڑ اور عربی پرچوں کے امتحانات ہیں۔ چوں کہ ریاست میں بحث چھڑ گئی، وزیر تعلیم مدھو بنگارپا کی جانب سے اس پر ردعمل اور وضاحت متوقع ہے۔

'7 فروری سے ممبئی-دہلی ریلوے ٹریک ہوگا بلاک'، ریزرویشن کا مطالبہ کر رہے جاٹ طبقہ نے مرکز کو دی دھمکی

جئے پور:5/فروری (ایجنسیز) راجستھان کے جئے پور میں ریزرویشن کا مطالبہ کر رہے جاٹ طبقہ نے اب اپنا دھرنا و مظاہرہ تیز کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ جاٹ طبقہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر مرکزی حکومت کی طرف سے انھیں 7 فروری تک بات چیت کے لیے مدعو نہیں کیا گیا تو وہ راجستھان کے بھرت پور ضلع میں ممبئی-دہلی ریلوے ٹریک کو بلاک کر دیں گے۔ جاٹ لیڈر نیم سنگھ فوجدار نے جاٹ ریزرویشن کو لے کر مرکزی حکومت کے مایوس کن رویہ کی تنقید کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''یہ جاٹ طبقہ کے 'مہاپڑاؤ' (دھرنا) کا بیسواں دن ہے۔ اب ہم نے آئندہ 7 فروری کو دوپہر 12 بجے دہلی-ممبئی ریلوے ٹریک کو جام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ابھی تک ہمیں مرکز کی طرف سے بات چیت کے لیے کسی بھی طرح کی دعوت نہیں ملی ہے۔ لہٰذا اب جاٹ طبقہ نے ریلوے ٹریک کو بلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔'' نیم سنگھ فوجدار نے مرکزی حکومت کے خلاف ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''مرکزی حکومت سے او بی سی طبقہ کو ریزرویشن دلانے کے مطالبہ کو لے کر اس تحریک کی شروعات 17 جنوری کو ہوئی تھی۔

سائیکل پر کوئلہ ڈھونے والے مزدوروں سے راہل نے کی ملاقات

رانچی:5/فروری (ایجنسیز) کانگریس کی 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' رفتہ رفتہ اپنی منزل کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ یاترا 2 فروری کو جھارکھنڈ میں داخل ہوئی اور پاکوڑ، دھنباد، بوکارو اور رام گڑھ ہوتے ہوئے رانچی پہنچی۔ 4 فروری کو رام گڑھ سے رانچی روانہ ہوئے راہل گاندھی نے راستے میں کوئلہ ڈھونے والے مزدوروں سے بات کی اور ان کی سائیکل بھی چلائی۔ راہل گاندھی نے ان مزدوروں سے ملاقات کی تصویریں شیئر کی ہیں جس میں وہ ان سے بات کرتے اور ان کی سائیکل چلاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر راہل گاندھی نے لکھا ہے کہ ''سائیکل پر 200-200 کلو کوئلہ لے کر روز 30-40 کلومیٹر چلنے والے ان نوجوانوں کی کمائی برائے نام ہے۔ بغیر ان کے ساتھ چلے، ان کے وزن کو محسوس کیے، ان کے مسائل کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان نوجوان محنت کشوں کی زندگی کی گاڑی سست پڑی تو بھارت کی تعمیر کا پہیہ بھی تھم جائے گا۔'' یہ یاترا جب رانچی پہنچی تو راہل گاندھی کے استقبال کے لیے لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ کانگریس پارٹی کے کارکنان پارٹی پرچم کے ساتھ راہل گاندھی کا انتظار کرتے ہوئے نظر آئے۔ شہر میں راہل اور کانگریس پارٹی کے ہورڈنگس اور بینرس لگائے گئے ہیں۔ رانچی جاتے ہوئے راہل گاندھی راستے میں چتوپلو ویلی کے شہید مقام پر بھی رکے اور شہید ٹکیت امراؤ سنگھ اور شاہد شیخ بھکاری کو خراج عقیدت پیش کیا۔

بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے راجیہ سبھا میں 'پلیسز آف وَرشپ ایکٹ 1991' کو ختم کرنے کا کیا مطالبہ

نئی دہلی:5/فروری (ایجنسیز) بی جے پی رکن پارلیمنٹ ہرناتھ سنگھ نے آج راجیہ سبھا میں اس قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا جس میں کہا گیا ہے کہ ملک میں کوئی بھی عبادت گاہ ٹھیک اسی صورت میں رہے جیسا کہ 15 اگست 1947 میں ہے۔ یعنی 15 اگست 1947 میں اگر کسی جگہ پر خاص مذہب کی عبادت گاہ ہے تو اس پر دوسرے مذاہب والے دعویٰ نہیں کر سکیں گے۔ بابری مسجد قضیہ کو اس 'پلیسز آف وَرشپ ایکٹ 1991' سے علیحدہ رکھا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ دوسری عبادت گاہوں کے لیے بابری مسجد معاملہ مثال نہیں بنے گا۔ حالانکہ اب اس قانون کو ہی ختم کرنے مطالبہ راجیہ سبھا میں کر دیا گیا ہے۔ ہرناتھ سنگھ نے اس قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایکٹ آئین میں مذکور برابری و سیکولرزم کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، جو کہ آئین کی تمہید اور اس کے بنیادی ڈھانچہ کا اٹوٹ حصہ ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی کہا کہ یہ ایکٹ عدالتی تجزیہ پر روک لگاتا ہے جو کہ آئین کی بنیادی خصوصیت ہے۔ بی جے پی لیڈر نے اس قانون کو من مانا اور بے معنی قرار دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''یہ قانون ہندو، بودھ، جین اور سکھ طبقات کے ماننے والوں کے مذہبی حقوق کو کم کرتا ہے۔ ساتھ ہی بھگوان رام اور کرشن کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے، جبکہ دونوں ہی بھگوان وِشنو کے اوتار ہیں۔'' ہرناتھ سنگھ نے راجیہ سبھا میں آج کی گئی اپنی تقریر کے دوران پی ایم مودی کے کچھ بیانات کا بھی حوالہ دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''پی ایم مودی نے کہا تھا کہ کوئی بھی ملک اپنے ماضی کو بھول کر، اسے مٹا کر اور اپنی جڑوں کو کاٹ کر کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔'' بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ ''اس قانون (پلیسز آف وَرشپ ایکٹ 1991) کی وجہ سے غیر ملکی حملہ آوروں کے ذریعہ تلوار کی نوک پر گیانواپی اور شری کرشن جنم بھومی سمیت دیگر عبادت گاہوں پر جو قبضہ کیا گیا، اسے پہلے کی حکومت کے ذریعہ قانونی طور سے درست ٹھہرا دیا گیا ہے۔'' پھر وہ کہتے ہیں کہ ''یکساں عمل اور یکساں حالات کے لیے دو قانون نہیں ہو سکتے۔ کوئی بھی حکومت کسی بھی شہری کے لیے عدالت کے دروازے بند نہیں کر سکتی۔ یہ قانون پوری طرح سے غیر آئینی ہے۔ ایسے میں اس قانون کو ملک کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔''

اعلان عام

(زمین سروے نمبر 10 گٹ نمبر 20 گاؤں بونڈھار طرفے حویلی تعلقہ۔ضلع ناندیڑ کے بابت)

میرے موکلین کریمہ بی زوجہ سید امام عرف کریمہ بی بنت شیخ حیدر و جمیل احمد ولد شیخ حیدر کے مختارِ عام سید عالم ولد سید امام کی دی ہوئی معلومات و اختیار کی بناء پر حسب ذیل اعلان عام و اعتراض شائع کیا جا رہا ہے۔

میرے موکلین نے دیوانی دعویٰ نمبر 308/2021 میں متنازعہ زمین گٹ نمبر 20 سروے نمبر 10 موضع بونڈھار طرفے حویلی تعلقہ۔ضلع ناندیڑ کی اراضی کو جوں کا توں رکھنے کے ضمن میں بھی نشانی 5 پر دیوانی دعویٰ کے ساتھ حتمی منائی حکم حسب ذیل افراد کے خلاف طلب کیا ہے اور معزز دیوانی جج جونیئر سطح چوتھے نے ہمارے موکلین کے حق میں 30/1/2024 کو درخواست منظور کر کے حکم جاری کیا ہے۔

جس کی وجہ سے دعویٰ کے فریقین (۱) بھوپیندر سنگھ گودا سنگھ کا ٹھیکر ساکن گرودوارہ گٹ نمبر 2 ناندیڑ (۲) تلویندر سنگھ بھوپیندر سنگھ کا ٹھیکر ساکنان گرودوارہ گیٹ نمبر 2 ناندیڑ۔ (۳) سربجیت سنگھ مہیندر سنگھ کا ٹھیکر ساکن کا متھا بزرگ تعلقہ وضلع ناندیڑ۔ (۴) عبدالسہیل ولد عبدالروف ساکن قدیم گنج ناندیڑ۔ (۵) عبدالسلام چاول والا ولد عبدالغفار چاول والا ساکن قدیم گنج ناندیڑ۔ (۶) منوج کمار رتن لال اگروال ساکن گاڑی پورہ ناندیڑ۔ (۷) سشیل کمار شنکر راو ٹھیکر ساکن صرافہ بازار ناندیڑ نے زمین سروے نمبر 10 گٹ نمبر 20 موضع بونڈھار طرفے حویلی یہ زمین فروخت و دیگر افراد کو منتقل نہ کریں اس طرح کا منائی حکم جاری کیا ہے اسلئے مذکورہ متنازعہ زمین کے بارے میں کوئی بھی منتقلی یا دیگر افراد زمین کے ضمن میں کوئی کاروبار نہ کریں ورنہ عدالتی حکم بتاریخ 30/1/2024 کی توہین ہوگی اسلئے تمام متعلقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سروے نمبر 10 گٹ نمبر 20 موضع بونڈھار طرفے حویلی تعلقہ۔ضلع ناندیڑ کے تعلق سے کوئی کاروبار متذکرہ فریقین سے نہ کریں۔

بتاریخ:05/02/2024

نوٹس جاری کرنیوالا
سید عالم ولد سید امام' ساکن ناندیڑ تعلقہ وضلع ناندیڑ
Mob:8459791582

معرفت: ایڈوکیٹ عبدالباری صدیقی' ناندیڑ۔Mob:9823264932

کولکاتہ برمن اغواء معاملہ: سپریم کورٹ نے نور محمد کو بڑی راحت دی

ممبئی 5/فروری۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ نے گذشتہ دنوں بائیس سالوں کے طویل عرصہ کے بعد جیل سے ضمانت پر رہا نور محمد عرف سکندر کو اس کے اہل خانہ کے ہمراہ رہنے کی اجازت دے دی، اس سے قبل کولکاتہ سیشن عدالت نے ملزم کو کولکاتہ شہر سے باہر جانے پر پابندی عائد کر دی تھی جس کے بعد ملزم کو قانونی امداد فراہم کرنی والی تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کے توسط سے ملزم نے دوبارہ سپریم کورٹ سے رجوع کیا جہاں سے راحت حاصل ہوئی۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے ایس اوکا اور جسٹس اجول بھویان کو ایڈوکیٹ شاہد ندیم اور ایڈوکیٹ مجاہد احمد نے بحث کرتے ہوئے بتایا کہ سپریم کورٹ آف انڈیا کی ہدایت کے مطابق ملزم ضمانت پر رہا ہو چکا ہے لیکن نچلی عدالت نے ضمانت کی شرائط طئے کرتے ہوئے ملزم کو کولکاتہ شہر سے باہر جانے پر پابندی لگا دی تھی۔ وکلاء نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم کا تعلق مہاراشٹر سے ہے اور ملزم متعدد بیماریوں میں ملوث ہے نیز کولکاتہ میں ملزم دردر بھٹکنے پر مجبور ہے کیونکہ اسے کوئی کرایہ کا مکان نہیں دے رہے ہیں اور ملزم کی معاشی حالت بھی ایسی نہیں ہے کہ وہ علاج کرا سکے اور کرایہ کے مکان کا کرایہ ادا کر سکے لہذا عدالت کو ملزم کو مہاراشٹر میں رہنے کی اجازت دینا چاہئے۔ مغربی بنگال حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ مدھو بیتا بھٹا چاریہ نے عدالت کو بتایا کہ ملزم سنگین الزامات کا سامنا کر رہا ہے لہذا ملزم کو کولکاتہ شہر سے باہر جانے کی اجازت نہیں دینا چاہئے۔ فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد عدالت نے ملزم نور محمد پر عائد ضمانت کی شرائط میں تبدیلی کرتے ہوئے اسے کولکاتہ شہر سے باہر جانے کی اجازت دی، عدالت نے ملزم کو حکم دیا کہ وہ مقامی پولس اسٹیشن میں ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو حاضری لگائے۔ ایڈوکیٹ آن ریکارڈ چاند قریشی نے نور محمد کی ضمانت کی شرائط میں ترمیم کرنے کی عرضداشت داخل کی تھی۔ واضح رہے کہ ملزم پر الزام ہے کہ وہ 23/جولائی 2001ء کو مغربی بنگال کے شہر کولکاتہ کی مشہور جوتے کی کمپنی کے مالک روئے برمن کو اغواء کرنے والے معاملے میں ملوث تھا نیز اغواء سے حاصل ہونے والی رقم کو اس نے کولکاتہ امریکن سینٹر پر حملہ میں استعمال کیا تھا۔ اس مقدمہ میں پولس نے پہلے 22/لوگوں کو گرفتار کیا تھا اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا جس میں سے 17/ملزمین باعزت بری ہوئے تھے اور بقیہ پانچ ملزمین کو 21/مئی 2009ء عمر قید کی سزا ہوئی تھی لیکن مقدمہ ختم ہو جانے کے بعد پولس نے آٹھ دیگر ملزمین کو گرفتار کیا تھا اور ان کے خلاف تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ قائم کیا تھا جن کے خلاف 65/سرکاری گواہوں نے گواہی دی جس کے بعد علی پور جیل میں قائم خصوصی عدالت نے انہیں بھی عمر قید کی سزا سنا دی جس کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کیا گیا تھا۔

چاند لگاتار سکڑ رہا، اس پر زلزلہ آ رہا اور شگاف بھی پیدا ہو رہا! ایک تحقیق میں انکشاف

لاس اینجلس:5/فروری (ایجنسیز) ہم زمین والوں کے لیے چاند ہمیشہ پراسرار رہا ہے، لیکن اس سے متعلق حال ہی میں جو نئی تحقیق سامنے آئی ہے اس نے اس کو ڈراونا بھی بنا دیا ہے۔ نئی تحقیق کے مطابق چاند کا حجم سکڑ رہا ہے اور مسلسل آ رہے زلزلوں کی وجہ سے اس میں شگاف پیدا ہو رہا ہے۔ یہ صورت حال زمین سے چاند پر بھیجے جانے والے مشن کے لیے خطرناک بتائی جا رہی ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ چاند کے سکڑنے کی وجہ اس پر آ رہا مسلسل زلزلہ اور بڑھتے فالٹس ہیں۔ ناسا کے آرٹیمس مہم کی لینڈنگ والے جگہ پر زلزلے زیادہ آئے ہیں۔ دراصل زلزلوں اور جنوبی قطبوں میں فالٹ لائنوں کی وجہ سے چاند سکڑ رہا ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جسے ناسا نے اپنے Artemis-3 مشن کی لینڈنگ کے لیے منتخب کیا ہے۔ ناسا کا یہ مشن سال 2026 میں ایک بار پھر انسانوں کو چاند پر لے جائے گا۔ مستقبل میں یہاں بیس بنانے کا بھی منصوبہ ہے لیکن چاند کے سکڑنے کی وجہ سے اس کی راہ میں خطرہ حائل ہو گیا ہے۔ اس تحقیق کے لیے ناسا نے فنڈ دیا تھا جس نے خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ تحقیق کے مطابق چاند کا مرکز بتدریج ٹھنڈا ہو کر سکڑ رہا ہے اور اس کی سطح پر سلوٹیں بن رہی ہیں۔ اس صورت حال کو سائنسی زبان میں تھرسٹ فالٹس کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے چاند کی سطح مکمل طور پر تبدیل ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے چاند ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کی سطح سکڑتی جاتی ہے۔ اس عمل کے دوران، دراڑیں بنتی ہیں، جنہیں فالٹ اسکارپس کہتے ہیں۔ اس کی اونچائی 10 میٹر تک ہو سکتی ہے۔ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ چاند اب بھی ارضیاتی طور پر متحرک ہے۔ یہ دریافت پرانے عقیدے کو چیلنج کرتی ہے کہ چاند ارضیاتی طور پر غیر فعال ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ اس طرح کے فالٹس چاند پر ہر جگہ موجود ہیں، جو فعال ہو سکتے ہیں۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اب چاند پر مستقل کیمپ یا بیس بنانے کی کوششوں کے لیے ان باتوں کو بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ محققین نے کہا کہ جس طرح سے فالٹ لائنز سامنے آئی ہیں، انہیں بہت سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ ناسا کے Lunar Reconnaissance Orbiter کے کیمروں میں قطب جنوبی کے قریب ہزاروں چھوٹے اور نئے فالٹس دیکھے گئے ہیں۔ اس طرح کی خرابیاں زلزلے کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں، جو کم شدت کے زلزلوں سے بنتی ہیں۔ طاقتور ترین زلزلے کا مرکز چاند کے قطب جنوبی پر ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چاند پر کئی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا بھی امکان ہے۔ ان میں وہ مقامات شامل ہیں جہاں سائنسداں پانی کی تلاش کر رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق میری لینڈ یونیورسٹی کے اسٹڈی کے معاون مصنف نکولس شمیر کا کہنا ہے کہ اس کا زمین پر کوئی اثر نہیں پڑے گا (جیسے چاند گہن، پورا چاند یا سمندری چکر)۔ رپورٹ کے مطابق چند سو ملین سالوں میں چاند کا قطر تقریباً 150 فٹ سکڑ گیا ہے۔

یومِ یکجہتی کشمیر کی کہانی، علامہ اقبال سے قاضی حسین احمد تک

یہ تحریر ابتدائی طور پر فروری 2021 میں شائع ہوئی تھی جسے آج کی دن سے مناسبت سے دوبارہ پیش کیا جارہا ہے

ارشاد محمود

پانچ فروری یوم یکجہتی کشمیر منانے کا آغاز کب اور کیوں ہوا؟ یہ قصہ کافی دلچسپ ہے۔ عمومی طور پر قومی سطح پر منائے جانے والے دنوں کی کوئی تاریخی نسبت ہوتی ہے لیکن غالباً پانچ فروری ایک ایسا دن ہے جو قومی سطح پر منایا تو ضرور جاتا ہے لیکن اس دن کی کوئی خاص نسبت یا تاریخی حیثیت نہیں ہے۔ فروری 1989 میں سویت یونین کا جب افغانستان سے انخلا شروع ہوا تو دنیا بھر کی آزادی کی تحریکوں میں سرگرم نوجوانوں کو ایک عجیب و غریب احساس نے جکڑ لیا۔ وہ سوچنے لگے کہ وہ بھی افغانوں کی طرح مسلح مزاحمت کے ذریعے آزادی کی تحریک چلا سکتے ہیں اور فاتح بھی کہلا سکتے ہیں۔ کشمیری نوجوانوں کا خیال تھا کہ جس طرح اہل مغرب افغانوں کی پشت پر کھڑے ہوئے اسی طرح وہ ان کی بھی حمایت میں صف آرا ہوں گے کیونکہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ایک متنازع اور حل طلب مسئلہ ہے۔ ان نوجوانوں میں سے کئی خفیہ طور پر افغانستان کے جہاد میں بھی حصہ لے چکے تھے اور افغان کمانڈروں سے ان کے رابطے استوار ہو چکے تھے۔ سیاسی تحریکوں میں بعض اوقات کوئی ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ وہ پوری آبادی یا رائے عامہ کو اپنا ہمنوا بنا لیتی ہیں۔ ایسا ہی لمحہ آٹھ دسمبر 1989 کو آیا جب انڈیا کے وزیر داخلہ مفتی محمد سعید کی 23 سالہ صاحبزادی ربعیہ سعید کو سرینگر سے اغوا کرلیا گیا۔ خودمختار ریاست کی علمبردار جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ سے تعلق رکھنے والے مبینہ اغوا کاروں نے مطالبہ کیا کہ ان کے زیرحراست پانچ ساتھیوں کو رہا کردیا جائے تو وہ میڈیکل کالج کی طالبہ ربعیہ سعید کو رہا کردیں گے۔ پانچ دن کے مذاکرات کے بعد بالآخر حکومت نے اغوا کاروں کے مطالبات تسلیم کر لیے۔ رہا ہونے والے عسکریت پسند سرینگر شہر میں ظاہر ہوئے تو انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کا طول وعرض جھوم اٹھا۔ ہر طرف جشن برپا ہوا۔ کشمیری نوجوانوں کو پہلی بار انڈین حکومت کے خلاف کوئی بڑی کامیابی ملی۔ کئی ایک انڈین تجزیہ کاروں نے اسے علیحدگی پسندوں کی پہلی فتح سے تعبیر کیا۔ اس زمانے میں انڈیا کے زیر انتظام کشمیر سے عسکریت پسندی پر مائل نوجوان خفیہ طور پر سرحد عبور کر کے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر جایا کرتے تھے۔ نوجوانوں کے یہ قافلے دن میں گھنے جنگلوں میں چھپ چھپا کر گزارتے اور سورج ڈھلتے ہی مغرب کی جانب رواں دواں ہو جاتے۔ صبح کی پو پھوٹتے ہی پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں داخل ہوتے جہاں مقامی شہری انھیں حیرت

اور استعجاب کے ساتھ دیکھتے۔ ایک دن مظفر آباد کی عیدگاہ روڈ پر دیار کی لکڑی اور پتھر سے بنی ہوئی جماعت اسلامی کی ایک پرانی سے عمارت میں نوجوانوں کا ہجوم جمع ہو گیا تھا۔ راقم الحروف ان دنوں کراچی یونیورسٹی میں طالبعلم تھا۔ کشمیری نوجوانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو ریل کا ٹکٹ لیا اور مظفر آباد پہنچ گیا کہ دیکھوں تو سہی کہ یہ کون لوگ ہیں جو ایک دیو ہیکل جنگی مشین سے ٹکرانے کا عزم لیے مظفر آباد آن پہنچے ہیں۔ بڑھی ہوئی شیو، اُجڑی آنکھیں، رت جگوں کے باعث آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور اکثر کے پرعزم لہجوں کے نقوش ابھی تک میرے ذہن میں تازہ ہیں۔ اس عمارت کے صحن میں مقامی لوگ راشن اکھٹا کر کے لائے تھے اور آگ جلا کر ان کے لیے چاول گوشت پکا رہے تھے۔ اس وقت کے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد چونکہ افغانستان میں روس کے خلاف 'جہاد' میں بھی سرگرم رہے تھے اور ان کے افغان مجاہدین کی تنظیموں کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات تھے لہٰذا وہ کشمیریوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ مظفر آباد جا کر جماعت اسلامی کے مقامی امیر عبدالرشید ترابی کے ہمراہ ان کشمیری نوجوانوں سے ملے جنھیں وہ اکثر 'مجاہدین' کے نام سے پکارتے تھے۔ قاضی حسین احمد نے اُس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف سے درخواست کی کہ پنجاب حکومت ان نوجوانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کرے۔ راولپنڈی کی مری روڑ پر راولپنڈی میڈیکل کالج کا ایک ہاسٹل راتوں رات خالی کرایا گیا۔ یہ چار منزلہ عمارت ان نوجوانوں کا پہلا مسکن بنی۔ قاضی حسین احمد نے پاکستانیوں سے اپیل کی کہ وہ کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لیے پانچ فروری کو ملک گیر سطح پر ہڑتال کریں۔ قاضی حسین احمد کے اتحادی اور اسلامی جمہوری اتحاد جسے عمومی طور پر آئی جے آئی کے نام سے پکارا جاتا تھا کے صدر، وزیر اعلیٰ پنجاب محمد نواز شریف نے بھی ہڑتال کی حمایت اور پنجاب میں چھٹی کا اعلان کر دیا۔ ان دنوں آئی جے آئی اور اپوزیشن جماعتیں بے نظیر بھٹو کو کشمیر مخالف اور انڈیا نواز کہتے تھکتی نہیں تھیں۔ دو دسمبر 1988 کو بے نظیر بھٹو نے پہلی مرتبہ وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالا تو چوتھی سارک کانفرنس کا اجلاس محض چار ہفتے بعد اسلام آباد میں منعقد ہونا تھا۔ بے نظیر بھٹو اور انڈیا کے وزیراعظم راجیو گاندھی دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کا ایک نیا باب رقم کرنا چاہتے تھے۔ سارک کانفرنس میں شرکت کے لیے وزیراعظم راجیو گاندھی اسلام آباد تشریف لائے۔ وہ اپنے نانا پنڈت جواہر لال نہرو کے بعد دوسرے وزیراعظم تھے جو پاکستان کے دورے پر آئے تھے۔ حکومت کے مخالفین نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو کے حکم پر اسلام آباد کے میریٹ ہوٹل سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر قائم کشمیر ہاؤس کے سائن بورڈ اتار لیے گئے تا کہ ان کی موجودگی راجیو گاندھی کی طبع نازک پر گراں نہ گزرے حالانکہ کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا اصرار تھا کہ بورڈ صفائی کے لیے اتارے گئے ہیں۔ 31 دسمبر کو دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا جہاں راجیو گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ 'کشمیر پر رائے شماری کا اب کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کشمیری الیکشن میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کر چکے ہیں۔' کہا جاتا ہے کہ بے نظیر بھٹو اس جواب پر خاموش رہیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ملاقاتوں میں انڈین وزیراعظم کشمیر پر بات چیت سے مکمل طور پر انکار کر چکے تھے۔ وہ چاہتی تھیں کہ مفاہمت کا جذبہ اور فضا برقرار رہے۔ اس کے بعد تو بس اپوزیشن کو گویا بے نظیر بھٹو کو ہدف تنقید بنانے اور انھیں 'انڈیا نواز' ثابت کرنے کا ایک اور موقع ہاتھ لگ گیا۔ حکومت مخالف رسائل اور جرائد میں شائع ہونے والے مضامین، کالموں اور تبصروں میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ الزام تھا کہ انھوں نے 'کشمیر بیچ دیا'۔ اس پس منظر میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے دیکھا کہ پانچ فروری کو ملک گیر ہڑتال کی کال اپوزیشن جماعتیں دے رہی ہیں تو وہ بھی اس کا حصہ بن گئیں۔ انھوں نے نا صرف ملک گیر ہڑتال اور سرکاری چھٹی کا اعلان کیا بلکہ مظفر آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا: 'ہم جگ موہن (انڈیا کے زیرانتظام کشمیر کے گورنر) کو بھاگ موہن بنا کر دم لیں گے۔' ان کی پرجوش تقریر کے دوران جلسہ گاہ سے ہر بار ایک ہی نعرہ گونجتا: 'ہم کیا چاہتے، آزادی۔' وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ایک ہی جست میں اپنے مخالفین کی نکتہ چینی کا رخ موڑ دیا اور وہ کشمیر کاز کی ایک بڑی علمبردار بن کر ابھریں۔ آج بھی کشمیری ان کی خدمات اور شخصیت کو محبت اور عقیدت سے یاد کرتے ہیں۔ محلاتی سازشوں نے چند ماہ بعد بے نظیر بھٹو کو اقتدار کی راہ داریوں سے نکال باہر کیا۔ نواز شریف کی قیادت میں آئی جے آئی کی حکومت قائم ہوئی۔ قاضی حسین احمد کی اس زمانے کی سیاسی گرمیوں کا ایک بہت بڑا محور کشمیر تھا۔ ہر برس پانچ فروری کو ملک گیر ہڑتال اور مظفر آباد میں اسمبلی اور کشمیر کونسل کا مشترکہ سیشن ہوتا جس سے عمومی طور پر وزیراعظم پاکستان یا صدر مملکت خطاب کرتے ہیں۔

کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کی تحریکیں

کشمیریوں کے اظہار یکجہتی کی تاریخ محض اتنی نہیں بلکہ اس کی جڑیں تاریخ میں بہت گہری ہیں۔ 1931 کا سال ریاست جموں و کشمیر کی تاریخ میں سیاسی اتھل پتھل اور مہاراجہ ہری سنگھ کی شخصی حکومت کے خلاف سیاسی تحریکوں کا سال تصور کیا جاتا ہے۔ اپریل کے مہینے میں جمعہ کے خطبے کے موقع پر امام مسجد مصر کے حکمران فرعون کے بنی اسرائیل کے ساتھ رکھے گئے ناروا سلوک کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے کہ پولیس نے انھیں خطبہ جاری رکھنے سے اس بہانے روک دیا کہ یہ موضوع عوام میں مہاراجہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کے جذبات پیدا کر سکتا ہے۔ چند ہفتوں بعد جون میں جموں جیل اور اس کے چند روز بعد سرینگر میں توہین قرآن کے دو مبینہ واقعات یکے بعد دیگرے پیش آئے۔ ان دونوں مبینہ واقعات نے ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑا دی۔ محقق رشید تاثیر لکھتے ہیں کہ سرینگر میں ان واقعات کے خلاف احتجاج کی ایک زبردست لہر اٹھی۔ شمال مشرقی سرحدی صوبے کا ایک نوجوان عبدالقدیر خان جو ایک انگریز سیاح کے ساتھ ان دنوں سرینگر میں مقیم تھا، اچانک ایک احتجاجی مظاہرے میں نمودار ہوا اور اس نے مہاراجہ کے محل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ احتجاج سے کچھ حاصل نہ ہوگا، 'اس محل کو آگ لگا دو۔ اسلحہ ہمارے پاس نہیں لیکن پتھر اور اینٹیں تو ہیں'۔ احتجاجی مظاہروں میں عوام کی بڑے پیمانے پر شرکت کا ذکر کرتے ہوئے سرینگر کے ممتاز مصنف پریم ناتھ بزاز لکھتے ہیں کہ احتجاج میں بھرپور عوامی شرکت کا سبب مہاراجہ کی انتظامیہ کا شہریوں کے ساتھ کیا جانے والا بدترین سلوک تھا۔ عبدالقدیر کی تقریر ایک بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوئی جس نے کشمیری سیاست کی جہت ہی بدل ڈالی۔ بغاوت پھیلانے کے جرم میں عبدالقدیر خان کو حراست میں لے لیا گیا۔ عبدالقدیر کی تقریر نے کشمیری مسلمانوں میں بیداری کی ایک ناقابل یقین لہر پیدا کی۔ سینکڑوں لوگ عبدالقدیر خان کی ایک جھلک دیکھنے عدالت کے باہر جمع ہو جاتے تھے۔ 13 جولائی 1931 کو بھی قدیر خان کے کیس پر بحث ہو رہی تھی کہ عوام کا ایک ہجوم امنڈ آیا۔ ایک نمایاں تعداد عدالت کے احاطے میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئی اور ایک بہت بڑی تعداد باہر رہ گئی۔ ظہر کی نماز کے وقت پولیس اور مظاہرین کے درمیان دھکم پیل شروع ہوئی جو جلد ہی فائرنگ میں بدل گئی۔ اکیس افراد موقع پر ہلاک ہوگئے جنھیں اکھٹے ایک ہی جگہ دفن کر دیا گیا۔ اس قبرستان کو 'مزار شہدا' کہا جاتا ہے اور ہر سال ان شہدا کی برسی لائن آف کنٹرول کے دونوں حصوں میں نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح انڈیا اور بالخصوص پنجاب میں پھیلی۔ امرتسر، لاہور، لکھنؤ اور دہلی سمیت کئی ایک شہروں میں مہاراجہ ہری سنگھ کی حکومت اور کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لیے احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ علامہ محمد اقبال بھی اس احتجاج کی اپیل کرنے والوں میں شامل تھے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کی تحریک پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ علامہ اقبال بھی اس کمیٹی کے رکن تھے اور بعد میں انھیں کمیٹی کا سربراہ بھی بنا دیا گیا۔ اگرچہ ہندو پریس نے اس کمیٹی کے قیام کی سخت مخالفت کی لیکن کمیٹی نے کشمیریوں کی مدد کے لیے عطیات جمع کیے اور قابل وکلا کی خدمات بھی حاصل کیں جن میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان بھی شامل تھے۔

راہ نما — مبارک کاپڑی

کیا عدالتِ عالیہ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لیے سرسّید کے ویژن و مشن کا مطالعہ کیا ہے؟

ہم جائزہ لے رہے ہیں اور نئی نسل کو آگاہ بھی کہ اس ملک میں ہماری ملّت کے بیش قیمت اثاثے یعنی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا ماضی، اُس کے لیے ہمارے اکابرین کی قربانیاں کیا تھیں کیوں کہ موجودہ فرقہ پرست حکمران اس دارے کو اقلیتی ادارہ ہی ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔ 'تہذیب الاخلاق' کے اجراء سے قبل ۱۸۶۴ء میں سرسید نے غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی تھی اور ۱۸۶۶ء میں اس سوسائٹی کا اخبار بنام 'علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ' جاری کیا جو سرسید کے آخر دم تک جاری رہا۔ جس کا ادار یہ سرسید خود بڑے ہی اہتمام کے ساتھ لکھتے رہے۔ یہ اخبار اینگلو اردو تھا یعنی اس کا ایک کالم اردو میں اور دوسرا انگریزی میں ہوا کرتا تھا۔ اس اخبار میں تعلیمی، علمی، سیاسی اور معاشرتی موضوعات کے علاوہ دینی اور اخلاقی موضوعات پر بھی بڑے ہی فکر انگیز مضامین شائع ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں انگریزی اخبارات کے اہم مضامین کے تراجم کے علاوہ سائنٹفک سوسائٹی کے بینر تلے منعقد سرسید کے لیکچرس کے اقتباسات بھی اس اخبار کی زینت بنتے رہے۔ غرض کہ شمالی ہند کے مسلمانوں میں عصری تعلیم کے لئے رغبت پیدا کرنے میں اس اخبار نے ایک کلیدی کردار ادا کیا۔ سرسیّد کی ان تمام کوششوں کے باوجود چونکہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ عصری تعلیم حاصل کر کے اپنی عاقبت 'خراب' نہ کرنے کا مشورہ مسلسل ملّت کو دے رہا تھا اس لئے سرسید کو سب سے پہلے تعلیم کی تعریف وضع کرنے اور اسلام کو کھلے دماغ کے ساتھ سمجھنے کی دعوت دینے کے لئے محنت کرنی تھی۔ اس کوشش میں آپ نے قرآن کی تفسیر لکھی۔ یہاں سرسید سے کچھ فکری لغزشیں سرزد ہوئیں اور اس بناء پر مسلم قوم کی بڑی اکثریت پھر ان کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھی اور اس حد تک کہ سرسید کے ایک تہذیب الاخلاق کے جواب میں نور الآفاق، لوح محفوظ، نور الانوار، شہاب ثاقب، اور تائید الاسلام کے نام کے پرچے نکالے گئے جن کا مقصد یہ تھا کہ سرسید کی تحریر اور فکر کی نفی کی جائے اور عام مسلمانوں میں سرسید اور ان کی تعلیمی تحریک کے خلاف زہر گھولا جائے۔ اگر سرسید کو کٹھ ملّاؤں نے گھیرا نہ ہوتا تو انہوں نے بڑی عجلت میں تفسیر قرآن لکھی نہیں ہوتی (دراصل اُنھیں تفسیر قرآن لکھنی بھی نہیں چاہئے تھی کیوں کہ وہ اُن کا علاقہ نہیں تھا) اور سیدھے سیدھے مسلمانوں میں جدید علوم کے حصول کی رغبت پیدا کرنے کے کام میں لگ گئے ہوتے۔ لگ بھگ ساری قوم کے بائیکاٹ کی وجہ سے اپنی تعلیمی تحریک کی مالی امداد کے لئے سرسید کو انگریزوں پر انحصار کرنا پڑا تھا حالانکہ چندے کے تعلق سے انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہر خاص و عام کو جھنجھوڑنے کی سعی تو کی تھی: ''ہندوستان کے رئیسوں کی فیاضی کی مثالیں زیادہ تر اس میں ہیں کہ فلاں امیر نے اپنے بیٹے کی شادی میں اس قدر روپیہ خرچ کیا تھا۔ انگلستان کے امیروں کی فیاضی کی زیادہ تر مثالیں اس میں ہیں کہ فلاں امیر نے اپنا کل سرمایہ تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ بلکہ دو تین ہفتہ ہوئے کہ میں نے ایک اخبار میں دیکھا کہ پروفیسر ٹنڈیل صاحب نے امریکہ کے مختلف مقامات میں علمی مضامین پر ۵۳ ر لیکچر دیئے۔ پروفیسر ٹنڈیل نے اُٹھہتر ہزار نو سو پچھتر (۷۸۹۷۵) روپے ان لیکچروں کے ذریعے کمایا اور اس غریب عالم نے وہ کل روپیہ اپنی قوم کی ترقی کے لئے وقف کر دیا۔'' البتہ قوم کے رئیسوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ۱۸۷۳ء تک کے کل چندہ ۴۷ ر ہزار ۵۰۰ ر روپیہ ۵ آنہ ۶ ر پائی میں وائسرائے ہند لارڈ بروک کا ۱۰ ر ہزار روپیہ، سرولیم میور اور لندن، ایڈیٹرا اور اسکاٹ لینڈ کے انگریز شرفاء کا چندہ سب سے اہم تھا۔ کاش! قوم نے اس فقیر کو اپنے کشکول کو انگریزوں کے سامنے دراز کرنے پر مجبور نہ کیا ہوتا تو سرسیّد کو ایسے ایسے سمجھوتے کرنے نہ پڑے ہوتے جو اُن کے ضمیر کو گوارا نہ تھے۔ مثلاً مدرستہ العلوم کا قیام جو بنیاد تھی ان کی تعلیمی تحریک کی اس کا سنگ بنیاد ملکہ وکٹوریہ کی سالگرہ کے دن رکھنا پڑا اور جب یہ مدرسہ ایم اے او کالج کے شکل میں اختیار کر گیا تب اس کی تقریب سنگ بنیاد میں سرسیّد کو وائسرائے ہند لارڈ لٹن کو نہ صرف مدعو کرنا پڑا بلکہ انہیں ایک سپاس نامہ بھی پیش کرنا پڑا۔ اپنی قوم کے مستقبل کے لئے فکر مند مگر اسی قوم کا ٹھکرایا ہوا ایک بے بس انسان اور کر بھی کیا سکتا تھا! ہمارے یہاں کچھ نقادوں کو ہمیشہ ہی سے اس بات کا شکوہ رہا ہے کہ سرسیّد کے نظریہ تعلیم ہی میں کچھ نقص تھا کہ وہ تعلیم، تعلیم کی رَٹ لگا رہے تھے مگر اس میں تربیت کا عنصر عنقا تھا اور چونکہ اس کی بنیاد ہی غلط تھی اس لئے اس درخت پر کیسے پھل لگنے کی امید تھی وغیرہ یہ الزام درست نہیں ہے۔ دراصل ایم اے او کالج کی بنیاد کے وقت ان کے بیان کا ایک جملہ جو کسی ضرب المثل کی طرح مشہور ہوا اور جو ان کی تعلیمی تحریک کی بنیاد تھا وہ یہ تھا'' فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور سائنس ہمارے بائیں ہاتھ میں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا تاج ہمارے سر پر۔'' تعلیم کے ساتھ تربیت کے تعلق سے سرسید نے دل کی گہرائی سے یہ کہا تھا: ''اے عزیزو! تعلیم اگر اس کے ساتھ تربیت نہ ہو اور جس تعلیم سے قوم قوم نہ بنے وہ تعلیم درحقیقت کچھ قدر کے لائق نہیں ہے۔ پس انگریزی پڑھ لینا اور بی اے، ایم اے ہو جاتا جب تک اس کے ساتھ تربیت اور قومیت کی فیلنگ نہ ہو، ہم قوم کو قوم اور ایک معزز قوم نہیں بنا سکتے۔'' سرسیّد کو اس بات کا احساس شدّت کے ساتھ تھا کہ حکومت کے قائم کردہ تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم اور تربیت کا کوئی اہتمام نہیں ہے لہٰذا ایسے تعلیمی اداروں کا قیام ناگزیر ہے جن میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا نظم بھی ہو لہٰذا ایک بار آپ نے فرمایا تھا'' پھر غور کرو موجودہ کالجوں میں مذہبی تعلیم نہیں ہے اور ہم کو اپنے نوجوان بچّوں کو دینی اور دنیوی دونوں تعلیم دینی ہیں اور اس کے ساتھ تربیت۔ پس اس کا سامان قوم پر جمع کرنا واجب ہے۔'' سرسیّد دنیاوی جدید تعلیم، سائنس ٹکنالوجی میں مسلمانوں کے پچھڑے پن سے یقینا پریشان تھے۔ مغرب میں انگریز و دیگر یورپی اقوام کی سائنس ٹکنالوجی میں پیش رفت کے مقابلے مسلمانوں کے ان علوم سے منہ پھیر لینے پر وہ بڑے دُکھی تھے اس لئے وہ بار بار اس قوم کو جدید علوم کے حصول کے لئے تحریک دے رہے تھے البتہ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا کہ وہ دینی و اخلاقی تعلیم کو نصاب میں شامل کرنے کی اہمیت سے غافل تھے بلکہ ہمارے طلبہ کو عصری تعلیم کے ساتھ اتنی ہی مقدار میں دینی تعلیم بھی دی جائے اس خیال کا ان سے بڑا مبلغ میری نظر سے نہیں گزرا۔ لہٰذا وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں: ''مکتب کے اخلاقی و مذہبی خیالات درست رکھنے کی فرائض منصبی ادا کرنے کو اس ماحول کے ساتھ ایک یادو باوقار، پاکیزہ صفت، پاکیزہ صورت، سمجھ دار مقدس عالم رکھنا چاہئے جس کا ادب لوگوں کے دل پر ہوتا کہ اس بناء پر سرسیّد نے کالج میں دینیات کی تعلیم کا ایک مستقل نظم قائم کیا تھا (ہمارے موجودہ تعلیمی ادارے کچھ غیرت سے کام لیں کہ ہمارے وہ تعلیمی ادارے جن کے نام کے ساتھ لفظ 'اسلام' جُڑا ہوا ہے ان میں بھی دینی و اخلاقی تعلیم کا ایسا کوئی نظم آج بھی رائج نہیں ہے) سرسید نے ڈیڑھ صدی قبل اپنے کالج میں ناظم دینیات کا منصب قائم کیا تھا۔ اس پر اوّلین تقرری مولانا عبداللہ انصاری کی عمل میں آئی جو دار العلوم دیوبند سے فارغ تھے اور ان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ طلبہ کی دینی و اخلاقی زندگی کی پوری باریکی سے نگرانی کریں، ان کو نماز، دوسرے مذہبی فرائض کا پابند بنانے اور انہیں قرآن وسنّت پر کاربند کرنے کے لئے پند و نصیحت اور فہمائش کا طریقہ اختیار کریں۔'' یہی نہیں نماز کے لئے طلبہ کی حاضری اور غیر حاضری کے ساتھ تادیبی کاروائی کے لئے سرسید نے لکھا تھا: ''بہتر ہوگا کہ جو شخص حاضری لیتا ہے وہ ان لوگوں کے نام سے جو بلا وجہ اکثر جماعت سے غیر حاضر ہوتے ہیں مولوی صاحب کو اطلاع کرے گا اور مولوی صاحب کسی وقت ان کو علیحدہ تخلیہ میں بلا کر نصیحت کریں گے اور سمجھا دیں گے کہ نماز پڑھنی اور جماعت میں شریک ہونا چاہئے۔'' کیا اب بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ سرسیّد کے تصوّر تعلیم میں کوئی نقص تھا؟ جی نہیں! ان کی درسگاہ پر اب تک جو جو پہاڑ ٹوٹے اس کی وجوہات کچھ اور تھیں۔ (جاری)

اب بیٹی بنے گی مزید مستحکم: مہاراشٹر لیک لاڈکی یوجنا ایک تعارف

ایس ایم صمیم ناندیڑ

موبائل نمبر 9960942261

حکومت مہاراشٹر کی جانب سے شروع کی گئی لاڈلی بیٹی یوجنا یہ ایک فلاحی اسکیم ہے جس کے تحت غریب اور معاشی طور پر پسماندہ خاندان کی لڑکیوں کو حکومت مہاراشٹر کی طرف سے ایک لاکھ ایک ہزار روپے (101000) کی مالی امداد دی جائے گی۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ اسکیم مہاراشٹر کی تمام غریب لڑکیوں کے لیے باعث فخر ثابت ہوگی۔ وزیر مالیات مہاراشٹر نے 24-2023 کے بجٹ کو پیش کرتے ہوئے۔ مہاراشٹر کے بجٹ 2023 میں مہاراشٹر کی لاڈلی بیٹی یوجنا کا اعلان کیا تھا۔ جس کے تحت غریب اہل لڑکیوں کو 18 سال مکمل ہونے پر 75000 روپے کی نقد رقم دی جائے گی۔ آج ہم اس مضمون کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ مہاراشٹر لیک لاڈکی یوجنا کیا ہے؟ اور لیک لاڈکی یوجنا (لاڈلی بیٹی اسکیم) کے لیے کہاں درخواست دی جائے؟ اور اس کے لئے لگنے والے دستاویزات اور اس کے فوائد کیا ہیں؟ لیک لاڈکی یوجنا 2023 کا اعلان وزیر مالیات نے مہاراشٹر کی لڑکیوں کو بااختیار اور مستحکم بنانے کے لیے قانون ساز اسمبلی میں بجٹ کے موقع پر پیش کیا تھا۔ اس اسکیم کے ذریعے ریاست کے غریب خاندانوں میں پیدا ہونے والی لڑکیوں کو فائدہ دیا جائے گا۔ حکومت کی طرف سے بچی کی پیدائش سے لے کر تعلیم تک 5 قسطوں میں مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ مالی امداد کی رقم ملنے کے بعد بچی کی تعلیم میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ جس سے معاشرے میں موجود لڑکیوں کے متعلق منفی سوچ کو بدلنا آسان ہوگا۔ مہاراشٹر لیک لاڈکی یوجنا 2023 خاص طور پر ان لڑکیوں کے لیے شروع کی گئی ہے جن کے خاندان معاشی طور پر پسماندہ اور غریب ہیں۔ اس اسکیم کا فائدہ لڑکیوں کو پیدائش کے بعد سے ہی ملنا شروع ہوجاتا ہے تاکہ ان کی بہتر صحت، اچھی تعلیم اور ان کے روشن مستقبل کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان کی تعلیم وترقی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور وہ روزگار و ٹیکنالوجی وغیرہ کے شعبوں میں کامیابی کی جدید بلندیوں کو چھو سکیں۔ حکومت مہاراشٹر غریب اور معاشی طور پر پسماندہ شہریوں کے لیے وقتاً فوقتاً کئی اسکیمیں نافذ کرتی ہے۔ اسی طرح لاڈلی بیٹی اسکیم (لیک لاڈکی یوجنا) شروع کی گئی ہے۔ جس کے تحت بچی کی پیدائش سے لے کر اس کی تعلیم تک کے تمام اخراجات پانچ قسطوں میں مہاراشٹر حکومت ادا کرے گی، 18 سال مکمل ہونے پر یک مشت 75000 روپے کی نقد رقم دی جائے گی۔ مہاراشٹر حکومت کے مطابق، یہ اسکیم صرف متوسط طبقے اور غریب خاندانوں کی لڑکیوں کے لیے ہے۔ اس لیے اس اسکیم سے صرف وہی خاندان فائدہ حاصل کرسکیں گے جن کے پاس پیلے اور نارنجی رنگ کے راشن کارڈ ہیں۔

• لیک لاڈکی اسکیم کے مقاصد

☆ معاشی طور پر کمزور طبقات کی لڑکیوں کو بااختیار بنانا۔ ☆ غریب گھرانوں کی لڑکیوں کو تعلیم فراہم کرنا۔ ☆ مہاراشٹر لڑکیوں ناخواندگی کو ختم کرنا اور انہیں تعلیم دے کر روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔ ☆ تاکہ لڑکیوں کی شرح اموات کو کم کیا جاسکے۔ ☆ مہاراشٹر میں غریب خاندانوں کی لڑکیوں کو اچھی اور معیاری تعلیم فراہم کرنا۔ ☆ مہاراشٹر کی لڑکیوں کو لیک لاڈکی یوجنا سے مالی امداد پہنچا کر خود کفیل بنانا۔ ☆ لڑکیوں کو اپنے روشن مستقبل کے انتخاب میں آسانی فراہم کرنا۔

• لیک لاڈکی یوجنا کے فوائد

☆ لیک لاڈکی یوجنا کے تحت مہاراشٹر کی تمام غریب لڑکیوں کو تعلیم کا سنہری موقع ملے گا۔ ☆ غریب لڑکیوں کو بھی اچھی تعلیم حاصل کر کے روزگار کے نئے مواقع ملیں گے۔ ☆ اس اسکیم کے تحت غریب خاندان میں بچی کی پیدائش پر 5000 روپے دیے جائیں گے۔ ☆ پہلی جماعت میں داخل ہونے پر لڑکی کو 6000 روپے دیے جائیں گے۔ ☆ چھٹی جماعت میں داخل ہونے پر 7000 روپے دیے جائیں گے۔ ☆ جب لڑکی گیارہویں میں داخلہ لے گی تو اسے 8000 روپے دیے جائیں گے۔ ☆ آخر میں، جب لڑکی 18 سال کی ہوجائے گی، تو اسے مزید پڑھائی کے لیے 75000 کی یکمشت نقد رقم دی جائے گی۔

• مہاراشٹر لیک لاڈکی اسکیم کے لئے اہلیت

اگر آپ بھی اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کی اہلیت و شرائط کو جاننا ضروری ہے، ذیل میں تفصیلات درج کی جارہی ہے۔ ☆ لیک لاڈکی یوجنا کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے لڑکی کا تعلق ریاست مہاراشٹر سے ہونا چاہیے۔ ☆ پیلے یا نارنجی رنگ کا راشن کارڈ والا خاندان ہی لیک لاڈکی یوجنا کے لیے اہل ہوگا۔ ☆ وہ ریاست مہاراشٹر کے غریب اور پسماندہ طبقے سے ہو۔ ☆ امیدوار کا شمار کسی بھی قسم کے ٹیکس ادا کرنے والوں میں نہ ہو۔ ☆ امیدوار کے پاس کسی بھی قسم کی چار پہیہ گاڑی جیسے کار، ٹریکٹر یا بڑا گھر وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔

• مہاراشٹر لیک لاڈکی یوجنا 2023 کے لئے مطلوبہ دستاویزات

1) پیلا یا نارنجی راشن کارڈ
2) امیدوار (بچی) کا آدھار کارڈ
3) بچی کی والدہ کا آدھار کارڈ
4) بچی کا پیدائشی سرٹیفکیٹ (جنم داخلہ)
5) اگر بچی کی والدہ حیات نہ ہو تو سرپرست کا آدھار کارڈ
6) خاندان کی سالانہ آمدنی کا داخلہ انکم سرٹیفکیٹ (ایک لاکھ سے کم)
7) رہائش کا ثبوت (مہاراشٹر اریاست)
8) فیملی پلاننگ سرٹیفکیٹ
9) اسکول کا بونافائیڈ سرٹیفکیٹ
10) پانچویں قسط کے دوران غیر شادی شدہ ہونے کے بارے میں فائدہ اٹھانے والے کا سیلف ڈیکلریشن سرٹیفکیٹ
11) بینک پاس بک کے پہلے صفحے کی زیرا کس
12) ووٹر شناختی کارڈ (آخری قسط کا فائدہ کے لیے 18 سال مکمل ہونے پر ووٹر لسٹ میں لڑکی کے نام کا سرٹیفکیٹ)

• لیک لاڈکی یوجنا کے لیے درخواست کہاں دی جائے؟

مہاراشٹر حکومت نے سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے ریاست میں لڑکیوں کے لیے مہاراشٹر لیک لاڈکی یوجنا شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

لیک لاڈکی یوجنا کے تحت درخواست جمع کرانے کے لیے، لڑکی کے والدین / سرپرست کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ 1 اپریل 2023 یا اس کے بعد متعلقہ دیہی یا شہری علاقے کے مقامی خود مختار ادارے (گرام پنچایت، نگر پریشد، کارپوریشن) میں بچی کی پیدائش کا اندراج کرائیں اور پھر اپنے اطراف کی کسی بھی آنگن واڑی کارکن کے پاس ضروری دستاویزات کے ساتھ درخواست جمع کرائیں۔

مذکورہ اسکیم کے لیے درکار تمام درخواستیں ریاست کہ ہر دیہی اور شہری چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ پلاننگ آفیسر، ضلع پریشد، ضلعی خواتین و اطفال ترقی افسر (مہیلا و بال وکاس آفیسر)، ڈویژنل محکمہ خواتین و اطفال (وومن چائلڈ ڈیولپمنٹ آفیسر) کے دفاتر میں دستیاب ہیں۔

چین کے راستے دنیا بھر کی خواتین تک پہنچنے والی شمالی کوریا کی پلکوں کی کہانی

امریکہ کے ساتھ کشیدہ تعلقات اور اپنے جوہری پروگرام کی وجہ سے گذشتہ کئی سالوں سے بین الاقوامی پابندیوں کا سامنا کرنے والا شمالی کوریا اب ایک نئی وجہ سے عالمی خبروں میں ہے۔ یہاں کی مصنوعی پلکیں اور وِگ (مصنوعی بال) دنیا بھر کی دکانوں میں فروخت ہو رہے ہیں اگرچہ ان پر 'میڈ اِن نارتھ کوریا' نہیں بلکہ 'میڈ اِن چائنہ' کا ٹیگ لگا یا گیا ہے۔ اس کاروبار کی وجہ سے شمالی کوریا کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے ملکی معیشت بھی بہتر ہو رہی ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کی رپورٹ کے مطابق شمالی کوریا میں بننے والی مصنوعی پلکوں کی پروسیسنگ اور پیکنگ پڑوسی ملک چین میں کی جارہی ہے جو شمالی کوریا کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کاروبار کے ذریعے کم جونگ اُن کی قیادت میں شمالی کوریا کی حکومت خود پر عائد پابندیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ملک کے لیے ضروری زرمبادلہ کمانے کے قابل ہو رہی ہے۔ روئٹرز نے اقوام متحدہ میں شمالی کوریا کے مشن، چین میں اس کے سفارت خانے اور ڈنڈونگ میں واقع اس کے قونصلر دفتر سے اس رپورٹ پر شمالی کوریا اور چین کے ردعمل کے لیے رابطہ کیا تاہم ابھی تک کہیں سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے چین اور شمالی کوریا کو اچھے پڑوسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'دونوں کے درمیان معمول کے تعاون پر مبنی تعلقات ہیں، جو مکمل طور پر جائز ہیں اور اس کے حوالے سے مبالغہ آرائی نہیں کی جانی چاہیے۔'

رپورٹ میں کیا بتایا گیا ہے؟

رائٹرز کا کہنا ہے کہ اس نے تقریباً 20 لوگوں سے بات کی ہے، جن میں سے کم از کم 15 افراد مصنوعی پلکوں کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ انھوں نے کاروباری وکلا اور ماہرین سے بھی بات کی ہے جو شمالی کوریا کی معیشت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ان ماہرین کا کہنا ہے کہ چینی کمپنیاں مصنوعی پلکوں کا خام مال شمالی کوریا سے درآمد کرتی ہیں، انھیں پروسیس کر کے چین میں پیک کرتی ہیں ان پر 'میڈ ان چائنہ' کا ٹیگ لگا کر آگے فروخت کر دیتی ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں میں یہ ایک ایسا عمل بن گیا ہے جس میں دونوں ملک منافع کما رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ مصنوعات مغربی ممالک میں بیوٹی شاپس کے ساتھ ساتھ جنوبی کوریا اور جاپان کی مارکیٹوں میں بھی فروخت ہوتی ہیں۔ وائس آف امریکہ نے ستمبر 2023 میں ایک رپورٹ میں یہ بھی کہا تھا کہ امریکی سٹورز میں 'میڈ ان چائنہ' کے ٹیگ والی وِگ اور جعلی پلکیں فروخت ہو رہی ہیں جو شمالی کوریا پر عائد پابندیوں کی خلاف ورزی ہو سکتی ہیں کیونکہ ان کی پیداوار دراصل شمالی کوریا میں ہوتی ہے۔ وائس آف امریکہ کی کورین سروس نے چین کے کسٹمز ایڈمنسٹریشن کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ چین نے اپریل 2023 میں شمالی کوریا سے 227 ملین ڈالر سے زیادہ مالیت کے تقریباً 30 ٹن وگیں اور جعلی پلکیں درآمد کی تھیں۔

شمالی کوریا اور چین کے درمیان تعلقات اور تجارت

چین شمالی کوریا کا سب سے اہم تجارتی شراکت دار ہے۔ کونسل آن فارن ریلیشنز کے مطابق چین اور شمالی کوریا کے درمیان تعلقات 1950 اور 1953 کے درمیان کوریائی جنگ کے دوران مضبوط ہوئے جب چین نے اپنے اتحادی کی مدد کے لیے اپنی فوج بھیجی۔ بعدازاں شمالی اور جنوبی کوریا کی علیحدگی کے بعد بھی چین شمالی کوریا کا اہم اتحادی رہا۔ لیکن 2006 میں شمالی کوریا کے جوہری تجربے کے بعد چین کے ساتھ اس کے تعلقات کشیدہ ہونے لگے۔ چین نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں شمالی کوریا پر پابندیاں عائد کرنے کی تجویز سے اتفاق کیا۔ تناؤ میں اضافہ ہوا اور 2017 میں چین کے اس وقت کے وزیر خارجہ وانگ یی نے جزیرہ نما کوریا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر شمالی کوریا سے اپنے جوہری اور میزائل پروگرام کو معطل کرنے کو کہا۔ تاہم ایسا نہیں ہے کہ وانگ یی نے صرف شمالی کوریا پر ہی تنقید کی، انھوں نے جنوبی کوریا کو یہ بھی کہا کہ وہ امریکہ سے درآمد شدہ اینٹی میزائل سسٹم (THAAD) لگا کر غلطی کر رہا ہے۔ چین نے جنوبی کوریا سے کچھ کاسمیٹکس کی درآمد بھی روک دی تھی۔

کاروبار نہیں رُکا

لیکن اس سب کے درمیان شمالی کوریا اور چین کے درمیان باہمی تجارت میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ اسٹیٹسٹا کے اعداد و شمار کے مطابق شمالی کوریا کی چین کے ساتھ تجارت 2000 سے 2021 کے درمیان مسلسل بڑھ رہی ہے۔ جبکہ شمالی کوریا کی چین کے ساتھ غیر ملکی تجارت 2000 میں صرف 4.24 فیصد تھی جو 2018 میں بڑھ کر 8.95 فیصد ہوگئی۔ کووڈ کی وبا کی وجہ سے شمالی کوریا نے اپنی سرحدیں مکمل طور پر سیل کردی تھیں اور 2020 میں اس میں معمولی کمی آئی تھی۔ پھر بھی یہ 2.88 فیصد تک تھی۔ تاہم 2023 میں ایک بار پھر دونوں کے درمیان تجارت تیزی سے بڑھنے لگی اور رواں سال جنوری میں جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال دونوں کے درمیان 2.295 بلین ڈالر کی تجارت ہوئی تھی۔

شمالی کوریا چین کو کیا فروخت کرتا ہے؟

کوریا اکنامک انسٹیٹیوٹ آف امریکا کے فیلو ٹرائے اسٹینگرون نے 'دی ڈپلومیٹ' پر شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ 2017 سے پہلے شمالی کوریا چین کو گھڑی ساز مشینیں فروخت نہیں کرتا تھا لیکن 2018 میں اس کی برآمدات کا سب سے بڑا حصہ گھڑی ساز مشینوں کا تھا۔ اس کے علاوہ اس کی برآمدات میں مولیبڈینم، فیروسلیکون، کپڑے اور وگ اور مصنوعی پلکوں جیسی اشیا شامل تھیں۔ لیکن 2019 کے بعد سے مشینوں کی برآمد میں کمی آنا شروع ہوگئی ہے لیکن دوسری اشیا کی برآمد کا سلسلہ جاری ہے۔ سنہ 2021 میں چین بیوٹی مصنوعات کا دنیا کا سب سے بڑا درآمد کنندہ تھا۔ نومبر 2023 کے لیے OEC کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، شمالی کوریا سے چین کو برآمد کی جانے والی اشیاء میں بیوٹی پراڈکٹس میں ایک سال پہلے کے اعداد و شمار کے مقابلے 404 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اگر ہم چین کی برآمدات کے گراف کو دیکھیں تو نومبر 2023 کے اعداد و شمار کے مطابق اس نے سب سے زیادہ بیوٹی پراڈکٹس امریکہ، جاپان، ہالینڈ، جنوبی کوریا اور فرانس کو برآمد کیں۔

شمالی کوریا پر پابندیاں

امریکہ اور اقوام متحدہ نے کم جونگ اُن پر کئی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں تاکہ وہ اپنے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگراموں کے لیے ضروری مالی مدد حاصل نہ کر سکیں۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کو اپنی اپنی سطح پر قانون بنا کر پابندیوں کا نفاذ کرنا ہوگا۔ اس میں اقتصادی پابندیاں، اثاثے منجمد، اور شمالی کوریا کو تیل، تیل کی مصنوعات، کوئلہ جیسی چیزوں کی برآمد پر پابندی اور دھاتیں، کوئلہ، لوہا وغیرہ جیسی چیزوں کی درآمد پر پابندی شامل ہے 2000 کی دہائی میں جب جنوبی کوریا میں بیوٹی پراڈکٹس کی پیداوار اور مانگ دونوں بڑھ رہی تھیں، کم جونگ ان نے شمالی کوریا میں بیوٹی پراڈکٹس کی تیاری کو فروغ دیا اور ملک میں کئی اور کمپنیاں قائم کیں۔ سنہ 2018 میں پہلی بار شمالی کوریا نے چین کے سرکاری میڈیا دی گلوبل ٹائمز کو اپنی کاسمیٹک انڈسٹری کو دیکھنے کی دعوت دی۔ یہ پہلا موقع تھا جب انھوں نے اپنی انڈسٹری کو غیر ملکی میڈیا سے متعارف کرایا۔ شمالی کوریا پر نظر رکھنے والوں کا کہنا تھا کہ کاسمیٹکس فیکٹری نامی اس کمپنی کو دنیا کے سامنے لانے کا مقصد یہ تھا کہ شمالی کوریا اسے اپنی اقتصادی ترقی میں اہم مقام دے رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کم جونگ ان نے خود 2015 اور 2017 میں اس کمپنی کا دورہ کیا اور اسے جدید بنانے پر زور دیا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ یہ کمپنی ایسی عالمی معیار کی مصنوعات بنائے گی جو بین الاقوامی برانڈز کا مقابلہ کر سکیں گی۔ دی سٹریٹس ٹائمز کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2022 کے مقابلے 2023 میں بیوٹی پراڈکٹس کی برآمدی قدر میں بڑا اضافہ دیکھا گیا۔ رپورٹ کے مطابق یونیورسٹی آف نائگاٹا کے پروفیسر میمورا میتسو ہیرو کا کہنا ہے کہ غیر ملکی کرنسی کی آمد کو جاری رکھنے اور بے روزگاری کی شرح کو کم کرنے کے لیے شمالی کوریا کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ وہ جعلی پلکوں اور وِگ جیسی چیزوں کی برآمدات میں اضافہ کرے۔ کپڑے اور دیگر سامان اس کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہوتا۔ ان کا کہنا ہے کہ پلکوں اور وگ جیسی چیزوں کی برآمدات میں اضافے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ ان چند چیزوں میں شامل ہیں جو شمالی کوریا پر عائد بین الاقوامی پابندیوں سے اچھوتی نہیں رہیں گی۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

تعلیم سے جو دور ہے اس کی زندگی بے نور ہے، جہالت ایک مرض ہے دین سیکھنا فرض ہے

شہر بالاپور ضلع اکولہ میں مکاتب اسلامیہ کے طلبہ کی الگ الگ محلوں میں دینی تعلیمی بیداری مہم ریلیاں

اکولہ: 5رفروری 2024۔ (پریس ریلیز) موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اگلی نسلوں کو دین سے وابستہ رکھنے کے طریقۂ کار پر غور کریں اور ایسا راستہ اختیار کریں کہ ہمارے بچے عصری تعلیم میں بھی آگے ہوں اور ان کی دینی پہچان بھی پوری طرح قائم رہے، اس کیلئے سب سے مفید اور آزمودہ طریقہ مکاتب کا نظام ہے۔اسی اس پیغام کو گھر گھر پہونچانے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت کے مطابق یکم رجب المرجب تا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۳رجنوری سے ۱۱رفروری ۲۰۲۴ تک ملک گیر پیمانے پر پورے ایک مہینے تک دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ اس بابت دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مفتی محمد روشن قاسمی صاحب کی نگرانی میں گذشتہ کل ۴رفروری ۲۰۲۴ بروز اتوار شہر بالاپور ضلع اکولہ کے مکتب اشاعت العلوم کاغذی پورہ کے معلم مولانا محمد اسماعیل صاحب اشاعتی (صدر جمعیۃ علماء شہر بالاپور) مکتب اطفال المسلمین بلوچ پورہ (معلم حافظ شیخ معین صاحب بحری) مکتب تجوید القرآن بڑا مومن پورہ (مولانا عبد الجبار صاحب مظاہری) مکتب فیضانِ مصطفیٰ کالیخانی پورہ (معلم مولانا صدیق حسین صاحب اشاعتی) مکتب محمدیہ کالیخانی پورہ (حافظ محمد یاسین صاحب بحری) مکتب اطفال المسلمین چھوٹا مومن پورہ بالاپور (معلم مفتی محمد ابراہیم نواب صاحب فلاحی) مکتب مسجد گلزار قلعہ داری بیس شہر (معلم مولانا محمد عمران صاحب حسینی) ان مکاتب سے دینی تعلیمی بیداری مہم کی ریلیاں نکالی گئیں۔ اس موقع پر طالبان علوم نبوت کے ہاتھوں میں پلے کارڈ، جس پر بہترین پیغامات مثلاً تعلیم سے جو دور ہے اس کی زندگی بے نور ہے، نفرت مٹاؤ تعلیم دلاؤ، جہالت ایک مرض ہے دین سیکھنا فرض ہے، وغیرہ وغیرہ بہترین پیغامات آویزاں تھے، بعض طلباء کے ہاتھوں میں جمعیۃ علماء ہند کے جھنڈے تھے، بعض طلباء نے بینر پکڑے ہوئے تھے، جس گلی سے گزر رہے تھے صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ برادران وطن ہندو بھائیوں نے بھی تعریفیں کیں اور خوب ستائش کی، عجیب منظر، بہترین سماں، اجلے اجلے کپڑوں میں ملبوس طلباء کو دیکھ کر ہر کوئی رک کر منظر کشی کر رہا تھا، ہر محلے میں تمام بچوں کے سرپرست حضرات، نوجوانان، اہلیان محلہ نے بھر پور محنتیں کیں اور خوب تعاون کیا، اور تمام ریلیاں اپنے اپنے محلوں میں دعاؤں کے ذریعے اختتام پذیر ہوئیں۔

بی وائی ایف جلگاؤں کی جانب سے

ریکارڈ توڑ آیوشمان بھارت کارڈ کیمپ کا انعقاد

جلگاؤں: 05 فروری (عبدالوحید جنیدی) اتوار، 4 فروری 2024 کو برائٹ یوتھ فاؤنڈیشن جلگاؤں کی جانب سے ایک ریکارڈ توڑ عظیم الشان آیوشمان بھارت کارڈ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ سے تقریباً 2000 سے زائد لوگوں نے استفادہ حاصل کیا۔ BYF کے زیر اہتمام اس کیمپ میں شہر کے معروف لوگوں نے شرکت کی جن میں سکلگر فاؤنڈیشن کے صدر انور سکلگر، راشٹروادی کانگریس پارٹی کے سلیم انعامدار، تانبا پور کے سرگرم نوجوان ارشد بھائی عرف سونو کڑک شامل تھے۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں سرپرست احمد سر، صدر شیبان فائز، نائب صدر اکرم دیشمکھ، جوائنٹ سکریٹری رضوان شیخ، جنرل سکریٹری عمر فاروق، مسلم کالونی کے صدر حذیفہ شیخ، سوشل گروپ کے صدر سمیر خان، فیضان سید، توفیق شیخ، فیصل بھائی، مختار شاہ، شاداد بھائی، میڈیا چیف فیضان شیخ، ذیشان اسد وغیرہ شامل تھے۔

اردو یونیورسٹی میں جزوقتی پی ایچ ڈی میں داخلے

حیدرآباد، 5رفروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، میں جزوقتی (پارٹ ٹائم) اسپانسرڈ وسیلف فینانسنگ اسکیم کے تحت پی ایچ ڈی پروگراموں میں داخلوں کا اعلامیہ جاری کردیا گیا ہے۔ پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر، نظامت داخلہ کے بموجب اسکول آف کامرس اینڈ بزنس مینجمنٹ، اسکول برائے سائنسی علوم، اسکول برائے ٹیکنالوجی، اسکول برائے تعلیم وتربیت، اسکول برائے ترسیل عامہ وصحافت، اسکول برائے آرٹس اینڈ سوشیل سائنسز (شعبہ سیاسیات، تاریخ اور سوشیل ورک) اور ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن میں سرمائی سیشن جنوری 2024 کے تحت حیدرآباد مین کیمپس میں داخلے دیئے جائیں گے۔ آن لائن درخواست داخل کرنے کی آخری تاریخ 18رفروری ہے۔ خواہشمند امیدوار درخواستیں صرف آن لائن داخل کرسکتے ہیں۔ امیدواروں کو رجسٹریشن فیس کے طور پر 1500 روپئے ادا کرنے ہوں گے۔ جزوقتی پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلے انٹرنس امتحان کی بنیادوں پر دیئے جائیں گے جو کہ 8رمارچ کو منعقد ہوگا جس کے نتائج کا اعلان 15رمارچ کو کیا جائے گا۔ داخلہ امتحان میں کامیاب امیدواروں کا انٹرویو 27 اور 28رمارچ کو مقرر ہے۔ قطعی داخلہ اور آن لائن فیس کی ادائیگی کے لیے 3اور 4راپریل کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ ای پراسپکٹس اور موضوعات ومیدانِ تحقیق کی تفصیلات لنک سے حاصل کی جاسکتی ہیں یا admissionsregular@manuu.edu.in پر ای میل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اوقات کار (9 تا 5:30 بجے دن) میں عمومی سوالات کے لیے 6207728673، اسکول برائے ٹیکنالوجی، سائنسس، کامرس وبزنس مینجمنٹ کے لیے 9866802414، اسکول برائے فنون وسماجی علوم اور ترسیل عامہ وصحافت کے لیے 8527164610، اسکول برائے تعلیم وتربیت کے لیے 6302738370 نمبرات پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

طالبان بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کریں۔امریکہ

واشنگٹن۔ 3رفروری۔ ایم این این۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان، میتھیو ملر نے کہا کہ واشنگٹن طالبان سے بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا مطالبہ کرتا رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے واشنگٹن ڈی سی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا، ہم طالبان سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کریں، اپنے ہی لوگوں کے جائز اظہار پر کریک ڈاؤن کو روکیں، اور ہم نے یہی کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔

قرضوں کی واپسی کی وجہ سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سلسلہ جاری

اسلام آباد۔ 3رفروری۔ ایم این این۔سیاسی عدم استحکام اور معاشی بحران کے درمیان، قرض کی ادائیگی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے غیر ملکی ذخائر میں مسلسل کمی واقع ہورہی ہے۔ مرکزی بینک کے اعداد وشمار نے جمعرات کو ظاہر کیا کہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا رجحان جاری رہا اور 5 مئی کو ختم ہونے والے ہفتے میں 38.4 بلین امریکی ڈالر تک گر گئے۔ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر حالیہ مہینوں میں تیزی سے گر کر انتہائی کم سطح پر آگئے ہیں۔ جیو نیوز نے رپورٹ کیا کہ موجودہ ذخائر ایک ماہ کی درآمدات کے لیے بھی کافی نہیں ہیں - ایک ایسی پوزیشن جو ملک کو ادائیگیوں کے شدید توازن کے بحران کا سامنا کرنے کی وجہ سے برقرار ہے۔ اپنے ہفتہ وار بلیٹن میں، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ بیرونی قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے اس کے ذخائر میں 74 ملین امریکی ڈالر کی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ کمرشل بینکوں کے پاس موجود خالص ذخائر 61.5 بلین امریکی ڈالر تھے، جو کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر سے تقریباً 23.1 بلین امریکی ڈالر کم ہیں، جس سے ملک کے مجموعی مائع غیر ملکی ذخائر 99.9 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئے۔ اس ہفتے کے شروع میں، موڈیز انویسٹرسروس نے خبردار کیا تھا کہ ملک بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے پروگرام کے بغیر ڈیفالٹ کرسکتا ہے کیونکہ اس کے زرمبادلہ کے ذخائر" بہت کمزور" ہیں۔ حکومت نومبر سے واشنگٹن میں مقیم قرض دہندہ کے ساتھ 1.1 بلین ڈالر قسط کے اجراء کے لیے بات چیت کررہی ہے۔ تاہم، حکومت کے اس دعوے کے باوجود کہ اس نے آئی ایم ایف کی تمام شرائط پوری کردی ہیں، عملے کی سطح کے معاہدے پر دستخط ہونا باقی ہیں۔ جیو نیوز کی رپورٹ کے مطابق، رکے ہوئے قرض پروگرام کی بحالی سے نہ صرف وہ قسط جاری ہوگی جس کی ڈیفالٹ کو روکنے کے لیے اشد ضرورت ہے، بلکہ دیگر کثیر جہتی اداروں سے فنڈنگ کو بھی کھولا جائے گا۔ دریں اثنا، حکومت نے ڈالر کے اخراج کو کم کرنے کے لیے درآمدات پر پابندیاں عائد کردی ہیں، جس کے نتیجے میں ملک نے مارچ میں کرنٹ اکاؤنٹ میں 654 ملین ڈالر کا سرپلس پوسٹ کیا جو کہ فروری 2015 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ تاہم، مختلف شعبوں میں متعدد کمپنیوں نے جزوی طور پر یا جیو نیوز نے رپورٹ کیا کہ درآمدی پابندیوں کی وجہ سے انوینٹری کی کمی اور لیٹر آف کریڈٹ کھولنے میں مشکلات کا حوالہ دیتے ہوئے حالیہ مہینوں میں آپریشن مکمل طور پر بند کردیا ہے۔ امریکی ڈالر کے مقابلے روپیہ 93.298 روپے کی ریکارڈ کم ترین سطح پر آگیا ہے کیونکہ ذخائر کم رہنے اور موجودہ سیاسی بحران کے باعث آئی ایم ایف کے معاہدے میں مزید تاخیر کا خدشہ ہے۔

اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے نے جمی لائی کے خلاف تشدد کے استعمال کا الزام لگایا

چین سے تحقیقات کا مطالبہ کیا

اقوام متحدہ۔ 3رفروری۔ ایم این این۔اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کی طرف سے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ تشدد کے بارے میں اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ ایلس جل ایڈورڈز نے چینی حکام کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان دعوؤں کو دور کرنے کی اپیل کی گئی ہے کہ اس نے ایپل ڈیلی کے بانی جمی لائی کو ان کے خلاف ثبوت حاصل کرنے کے لیے مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ ایڈورڈز نے کہا، مجھے شدید تشویش ہے کہ جمی لائی کے خلاف جلد ہی پیش کیے جانے والے ثبوت شاید تشدد یا دیگر غیر قانونی سلوک کے نتیجے میں حاصل کیے گئے ہوں۔ ان الزامات کی تحقیقات فوری طور پر کی جانی چاہیے اس سے پہلے کہ کوئی ثبوت ان موجودہ کارروائیوں میں داخل کیا جائے۔ تشدد کے خلاف کنونشن کا آرٹیکل 15 کہتا ہے، "تشدد کے نتیجے میں دیے گئے کسی بھی بیان کو کسی بھی کارروائی میں ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا، سوائے کسی مبینہ تشدد کرنے والے کے خلاف کارروائی کے۔ رپورٹ کے مطابق، قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین نے خود اسی کنونشن کی توثیق کی ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ 2020 اور 2021 کے درمیان مین لینڈ چین کی شینزن جیل میں گرفتاری کے دوران استغاثہ کے ایک گواہ کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ایڈوائزر نے دعویٰ کیا کہ تشدد اور دیگر جبر کی تکنیکوں کا استعمال، بشمول فکسڈ ریسٹرینٹ کرسیاں (ٹائیگر کرسیاں)، اعترافات پر زبردستی کرنے کی سرزمین چین میں اچھی طرح سے دستاویزی دستاویز کی گئی ہے اور کسی بھی کارروائی میں تشدد یا دیگر ناروا سلوک کے نتیجے میں حاصل ہونے والے شواہد پر بھروسہ کرنے کی مکمل ممانعت ایک بنیادی تحفظ ہے۔ یو این ایچ آرسی کی پریس ریلیز میں ایڈورڈز کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس نے چینی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ان دعوؤں کی تحقیقات کرے، اس نے مزید کہا کہ اس نے چینی حکام کو یاد دلایا ہے کہ وہ تشدد کے ان تمام الزامات کی تحقیقات کریں، اور مشتبہ افراد کے خلاف مزید قانونی کارروائی کریں یا ان کے حوالے کریں، بالآخران کو سزا دی جائے جو اس عمل کے ذمہ دار ہیں۔ جمی لائی چین سے تعلق رکھنے والا ایک میڈیا مغل ہے، جسے 2020 میں گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے ہانگ کانگ کے خصوصی انتظامی علاقے میں آزادی اظہار، آزادی صحافت، اور جمہوری جگہ کی حمایت میں مہم چلائی تھی۔ رپورٹ کے مطابق لائی کو قومی سلامتی کے قانون کے تحت 'غداری اور غیر ملکی ملی بھگت' کے الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ لائی پر الزامات اس کے عوامی بیانات کی وجہ سے لگائے گئے تھے کہ اس قانون کے خطے میں بنیادی حقوق اور آزادیوں پر پڑنے والے منفی اثرات کے بارے میں۔ یو این ایچ آرسی کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر لائی پر لگائے گئے الزامات ثابت ہوجاتے ہیں تو انہیں عمر قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ جنوری کے شروع میں، اقوام متحدہ کے متعدد ماہرین نے ہانگ کانگ کے ایس اے آر حکام سے لائی کے خلاف تمام الزامات کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ چین میں قومی سلامتی کے قانون کے تحت جمی لائی کا دوسرا مقدمہ ہے۔ گزشتہ سال بیجنگ نے جمہوریت کے حامی 47 کارکنوں کے خلاف مقدمہ چلایا جو ابھی تک اپنے حتمی فیصلے کا انتظار کررہے تھے۔

پاکستان سے نکالے گئے افغان مہاجرین زندہ رہنے کے لیے قرض لینے پر مجبور

کابل۔3فروری۔ ایم این این۔ ورلڈفوڈ پروگرام (ڈبلیو ایف پی) نے حال ہی میں ان رپورٹوں میں انکشاف کیا ہے کہ افغان تارکین وطن، جنہیں زبردستی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پاکستان سے بے دخل کیا گیا، وہ صرف زندہ رہنے کے لیے قرض لینے کا سہارا لے رہے ہیں۔ خامہ پریس کی خبروں کے مطابق جمعرات، یکم فروری کو جاری ہونے والے ایک ویڈیو کلپ میں، تنظیم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ تقریباً پانچ ماہ کے دوران پاکستانی حکومت نے نصف ملین سے زیادہ افغان تارکین وطن کو زبردستی ملک بدر کیا ہے۔ ایجنسی نے اس بات پر زور دیا کہ افغان تارکین وطن اب محض اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے لیے رقم ادھار لینے پر مجبور ہیں، ان کے پاس کسی قسم کی سہولیات یا مدد کی کمی ہے۔ تنظیم کی ویب سائٹ کے مطابق، تقریباً تمام نکالے گئے تارکین وطن اس وقت کنفیوژن کی حالت میں ہیں۔ ورلڈ فوڈ پروگرام نے اس بات پر زور دیا کہ ان میں سے کچھ واپس آنے والے تارکین وطن اب بھی بھوک کا سامنا کر رہے ہی۔ یہ پیشرفت افغانستان کے طالبان کی وزارت برائے مہاجرین اور وطن واپسی کے اعلان سے مطابقت رکھتی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی سفیر نے افغانستان میں واپس آنے والے مہاجرین کی مدد کے لیے مختلف شعبوں کے لیے 100 ملین ین کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ خامہ پریس کے مطابق، افغانستان میں طالبان کی پناہ گزینوں اور وطن واپسی کی وزارت نے کابل میں جاپانی سفیر کا حوالہ دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ رقم افغان مہاجرین کے لیے پناہ گاہوں، خیموں، موسم سرما کے ملبوسات کے پیکجوں اور صحت کے شعبوں کے لیے مختص کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، پاکستانی حکومت نے پہلے ہی 31 اکتوبر تک پاکستان چھوڑنے یا ان کے آبائی ممالک کو قید اور جلاوطنی کا سامنا کرنے کا الٹی میٹم دیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور افغانستان دونوں نے اس کارروائی کو تنقید کا نشانہ بنایا، لیکن حکومت اپنے موقف پر قائم رہی اور اصرار کیا کہ اس کا مقصد کسی ایک نسلی برادری کے لیے نہیں تھا۔ ملک میں تقریباً 1.7 ملین غیر قانونی غیر قانونی طور پر مقیم تھے، جن میں سے اکثریت افغانوں کی ہے۔ وہ ملک میں رہنے کے لیے ضروری قانونی دستاویزات کے بغیر رہ رہے ہیں۔ 210,541 لوگوں کو واپس بھیج دیا گیا تھا جب کابینہ نے غیر قانونی رہائشیوں کے لیے ملک بدری کے منصوبے کی منظوری دی تھی۔ پاکستانی حکومت کے اقدام نے پاکستان میں ان پناہ گزینوں کے ساتھ سلوک اور حقوق کے حوالے سے خدشات کو جنم دیا۔ پاکستانی حکام نے مذمت اور افغان مہاجرین کی زبردستی ملک بدری روکنے کے مطالبات کے باوجود اپنی کارروائیاں جاری رکھیں۔ اس سے قبل اقوام متحدہ نے بھی پاکستان سے ملک بدری کی مشق روکنے کا مطالبہ کیا تھا۔ دریں اثنا، انسانی حقوق کے کارکنوں اور صحافیوں نے رپورٹ کیا کہ یہ ناروا سلوک افغانوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرنے کی مہم کا حصہ ہے۔ اس میں رات کے چھاپے شامل ہیں جن کے دوران پولیس نے افغانوں کو مارا پیٹا، دھمکیاں دیں اور حراست میں لیا۔

پاکستان میں بجلی کے نرخوں میں پھر اضافہ

اسلام آباد۔3رفروری۔ایم این این۔ پہلے سے زیادہ بوجھ والے بجلی کے صارفین کو ایک اور جھٹکا دیتے ہوئے، نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے ہفتے کے روز بجلی کے نرخوں میں 56.4 روپے فی یونٹ اضافہ کردیا۔ اے آر وائی نیوز کی خبروں کے مطابق نیپرا نے نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے دسمبر 2023 کے اکاؤنٹ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز میں بجلی کے نرخوں میں 56.4 روپے فی یونٹ اضافہ کردیا۔ اس میں مزید کہا گیا کہ بجلی کے صارفین کو فروری 2024 کے مہینے میں اضافی چارجز ادا کرنے ہوں گے، تاہم اس اضافے کا اطلاق لائف لائن صارفین پر نہیں ہوگا۔ بجلی کے نرخوں میں اضافے سے بجلی صارفین پر 8.39 ارب روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا۔ واضح رہے کہ 31 جنوری کو نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ (ایم ایف اے) کی مد میں بجلی کے نرخوں میں 5 روپے 63 پیسے فی یونٹ اضافہ کیا تھا۔ اس فیصلے کا اعلان نیپرا کی جانب سے سنٹرل پاور پرچیزنگ ایجنسی (سی پی پی اے) کی درخواست پر سماعت مکمل کرنے کے بعد کیا گیا جس میں دسمبر 2023 کے لیے فیول ماہانہ ایڈجسٹمنٹ کے تحت بجلی کے نرخوں میں 63.5 روپے فی یونٹ اضافے کی درخواست کی گئی تھی۔ اس منظوری سے بجلی صارفین پر 49 ارب روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا۔ صارفین اگلے ماہ کے بجلی کے بلوں میں اضافی رقم ادا کریں گے۔ بجلی کے حالیہ اضافے سے کے الیکٹرک اور لائف لائن کے صارفین متاثر نہیں ہوں گے۔ نیپرا نے کہا کہ تفصیلی فیصلہ بعد میں جاری کیا جائے گا۔

ایران نے حوثیوں کے خلاف امریکہ اور برطانیہ کے حملوں کی مذمت کی

ایران نے یمن میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر امریکہ اور برطانیہ کے تازہ حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان ناصر کنانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حملوں کے ذریعہ یمن کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور یہ انتہائی بے باکی اور بین الاقوامی امن وسلامتی کے لیے تشویشناک خطرہ کو ظاہر کرتا ہے۔ علاقائی ممالک پر امریکہ اور برطانیہ کے فوجی حملے خطے میں اپنے ناجائز مقاصد کے حصول کے لیے عسکریت پسندی کا سہارا لینے کے ان کے غلط انداز کی عکاسی کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہفتے کے روز امریکی اور برطانوی افواج نے یمن کے مختلف شہروں میں حوثیوں کے خلاف مشترکہ حملے کیے تھے۔

چین کی' مالی طور پر غیر صحت مند' چھوٹی فرموں میں نقد بہاؤ کا ایک سنگین مسئلہ۔سروے

بیجنگ۔3رفروری۔ایم این این۔ حال ہی میں مالیاتی صحت کے سروے کے مطابق، چین کے چھوٹے کاروبار، جو اس کے نجی شعبے کے اہم اجزاء اور شہری ملازمتوں کے بڑے ڈرائیور ہیں، اب بھی ادائیگی میں شدید تاخیر اور دیگر آپریشنل مشکلات کا سامنا کررہے ہیں۔ بیجنگ کی رینمن یونیورسٹی میں چائنیز اکیڈمی آف فنانشل انکلوژن کی طرف سے مرتب کردہ نتائج ملک بھر میں 300,2 سے زیادہ چھوٹی اور مائیکرو سائز کی فرموں سے جمع کیے گئے ڈیٹا پر مبنی تھے۔ اس کے بعد کی ایک رپورٹ میں، اکیڈمی نے مالیاتی اداروں اور حکومتوں کو چھوٹی فرموں کو زیادہ مؤثر طریقے سے بااختیار بنانے، مارکیٹ کے اعتماد کو بڑھانے اور آپریشنل لچک کو بڑھانے کے لیے تجاویز پیش کرتے ہوئے انتہائی اہم مسائل کو نشان زد کیا۔ منگل کو جاری ہونے والی اس رپورٹ میں، چین کے چھوٹے کاروباروں کے لیے"سب سے اہم نقدی بہاؤ کے مسائل" کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، اور خبردار کیا گیا ہے کہ بڑھتے ہوئے بقایاجات کا بڑا مسئلہ" ایک ڈومینو جو دوسروں پر دستک دیتا ہے" ہوسکتا ہے۔ سروے میں ایسی فرموں کے مالی حالات کا اندازہ ان کے یومیہ مالیاتی انتظام، خطرے کی روک تھام اور سرمائے کے انتظام کے لحاظ سے لگایا گیا۔ اکیڈمی کے ایک محقق ہو لیمنگ نے کہا کہ سروے کی گئی کمپنیوں میں سے ایک تہائی سے زیادہ "اب بھی مالی طور پر غیر صحت مند ہیں، جو 180 ملین لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتی ہیں۔ ان" مالی طور پر غیر صحت مند" فرموں میں سے تقریباً 80 فیصد نے ادائیگیوں کی وصولی میں تاخیر کی اطلاع دی اور رپورٹ میں کہا گیا کہ یہ رکاوٹ ان کے کاموں اور مالی حالات میں دیگر کمپنیوں کے مقابلے میں زیادہ خطرات کا باعث بن سکتی ہے۔ ہو نے کہا کہ چھوٹے اور کم منافع بخش کاروباروں کے درمیان اہم تشویش آپریٹنگ سرگرمیوں کے لیے ان کا کیش فلو ہے۔ اسٹیٹ ٹیکسیشن ایڈمنسٹریشن کی تعریف کی بنیاد پر، چین میں چھوٹی اور کم منافع بخش کمپنیوں کو ایسے اداروں کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جو سالانہ ٹیکس میں 3 ملین یوآن سے کم ادا کرتی ہیں، 300 سے کم ملازمین ہیں، اور جن کے کل اثاثوں کی مالیت 50 ملین یوان سے کم ہے۔ چھوٹی اور مائیکرو سائز کی فرموں کو چین کی مجموعی معیشت کی صحت کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے، لیکن حکام اور ماہرین اقتصادیات نے نوٹ کیا ہے کہ یہ گروپ ملک کو درپیش مشکل بحالی کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ دیر سے ادائیگیاں ایک دائمی مسئلہ بن چکی ہیں جو چین کے نجی شعبے کو متاثر کرتی ہے جسے اقتصادی ترقی اور ملازمتوں کی تخلیق میں ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے خاص طور پر بڑی کمپنیوں اور سرکاری اداروں کے چھوٹے سپلائرز یا ٹھیکیداروں کے درمیان۔ یہ مسئلہ اس حد تک شدت اختیار کرگیا ہے کہ مرکزی حکومت نے گزشتہ چند سالوں میں قرضوں کی ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی کے لیے مہمات کے کئی دور شروع کیے ہیں۔

برطانیہ اور مغربی اتحادی چینی جارحیت کو روکنے میں مدد کریں۔تائیوانی سفیر

تائی پے۔3رفروری۔ایم این این۔ برطانیہ میں تائیوان کے ایلچی یاو چن۔ ہسیانگ نے برطانیہ اور دیگر مغربی اتحادیوں پر زور دیا ہے کہ وہ تائیوان کے خلاف چینی جارحیت کو روکنے میں مدد کریں۔ یاو چن۔ ہسیانگ نے یہ ریمارکس 30 جنوری کو کونسل آن جیوسٹریٹیجی پبلک پینل کی تقریب کے دوران دیئے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کو آبنائے تائیوان میں امن واستحکام کے حوالے سے تشویش کا اظہار جاری رکھنا چاہیے، جمود میں یکطرفہ تبدیلیوں کی مخالفت کرنا چاہیے اور فعال طور پر ٹھوس اقدامات کرنا چاہیے۔ تائیوان نیوز نے سنٹرل نیوز ایجنسی (سی این اے) کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ خطے میں نیویگیشن کی آزادی کے دفاع کے لیے اقداماتضروری ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر آبنائے تائیوان کو چینی فوجی ناکہ بندی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کا عالمی اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں پر تباہ کن اثر پڑے گا اور چین کو خاصا نقصان پہنچے گا۔ تائیوان کے ایلچی نے اسے برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے ضروری قرار دیا کہ وہ چین پر واضح کریں کہ وہ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ یاو چن۔ ہسیانگ نے کہا کہ تائیوان دنیا میں اچھائی کی طاقت بننا چاہتا ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آبنائے تائیوان میں امن واستحکام برقرار رکھے۔ انہوں نے کہا کہ تائیوان کے نومنتخب صدر لائی چنگ تے نے کہا ہے کہ قومی دفاع کو تقویت دینے کے علاوہ وہ وقار اور مساوات کی بنیاد پر آبنائے پار کے مکالمے میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے تائیوان میں ہونے والے انتخابات میں چین کی بے مثال مداخلت کے بارے میں بات کی۔ یاؤ نے نوٹ کیا کہ تائیوان کو چوکنا رہنا تھا اور فوجی اور اقتصادی جبر کا مقابلہ کرنا تھا اور مزید کہا کہ یہ انتخابات کی تیاری کرنے والی 60 سے زائد اقوام کے لیے آمرانہ توسیع کی ایک قابل قدر یاددہانی کا کام کرتا ہے۔ 31 جنوری کو، تائیوان کی میرین کور نے بدھ کو کاؤسنگ کے زووینگ نیول بیس پر ایک بحری مشق کا انعقاد کیا، جس میں بارودی سرنگیں بچھانے والا بحری جہاز اور مقامی طور پر تیار کردہ حملہ کشتی شامل تھی جس نے چینی حملے کے خلاف دفاع کے لیے سمندری نگرانی اور جنگی کارروائیاں کیں۔ یہ مشقیں، جوزوینگ ہاربر کے آس پاس کے پانیوں میں ہوئیں، کو میرین کور کی چینی فوجی نقل وحرکت کی تیزی سے شناخت کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ان کی جنگی تیاری اور صلاحیت کو جانچنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ مشق کے دوران، تائیوان بحریہ نے ایک مائن لیئر اور ایک مقامی ایم 109 حملہ کشتی کے ساتھ بندرگاہ سے ہنگامی روانگی کی اور متعدد کارروائیاں کیں، جن میں نگرانی اور ریڈار سسٹم اور ڈرون کا استعمال شامل ہے تاکہ جنگی جہازوں کی افواج کو دشمن قوتوں کے قریب پہنچنے سے آگاہ کیا جاسکے۔

بلوچستان کے علاقے تربت میں

اپنے پیاروں کی بازیابی کے لیے دھرنا جاری

بلوچستان۔3رفروری۔ ایم این این۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی کیچ نے جمعہ کو کہا کہ پاکستان کے بلوچستان کے علاقے تربت میں لوگ شدید بارشوں اور سخت سردی کے باوجود اپنے پیاروں کی بازیابی کے لیے دھرنا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کو"ریاستی ظلم" کے خلاف متحد ہونا چاہیے یا بچوں کی جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کی صورت میں"نسل کشی" جاری رہے گی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کیچ نے کہا کہ"موسلا دھار بارش اور سخت سردی کے باوجود ڈی بلوچ پر اپنے پیاروں کی بازیابی کے لیے دھرنا دوسرے روز بھی جاری رہا۔ اس ریاست کی غیر قانونی پالیسیوں کی وجہ سے بحیثیت قوم ہمارے پاس مزاحمت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور ہمیں اس ریاستی ظلم کے خلاف متحد ہونا چاہیے، ورنہ جبری گمشدگیوں اور بچوں کے ماورائے عدالت قتل کی صورت میں ہماری نسل کشی جاری رہے گی۔ اس مشکل وقت میں ڈی بلوچ پر بیٹھی ان ماؤں بہنوں کا ساتھ دینا اور اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دینا ہمارا فرض ہے۔ دریں اثناء بلوچ کارکن مہرنگ بلوچ نے کہا کہ جبری گمشدگی کے متاثرین کے لواحقین کا کیچ ڈی بلوچ میں دھرنا جاری ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، بلوچ نے کہا،" جبری گمشدگی کے متاثرین کے اہل خانہ کے سی ایچ ڈی بلوچ میں اپنا دھرنا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ میں کیچ کے عوام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ڈی بلوچ کے دھرنے میں بھرپور شرکت کرکے اپنی ماؤں بہنوں کی آواز بنیں اور ریاستی جبر ومظالم کے خلاف قومی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ اس سے قبل، مہرنگ بلوچ نے انسانی حقوق کی تمام تنظیموں بشمول اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ پر زور دیا کہ وہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے مسئلے کو حل کریں۔ انہوں نے عالمی میڈیا سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے پر آواز اٹھائیں اور دنیا کو بلوچ نسل کشی سے آگاہ کریں۔ ایکس کو لے کر، بلوچ نے کہا،" جبری گمشدگی کے متاثرین کے اہل خانہ کا دھرنا تربت کے ڈی بلوچ چوک پر جاری ہے۔ ہم انسانی حقوق کی تمام تنظیموں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں۔ مزید برآں، ہم بین الاقوامی میڈیا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے پر اپنی آواز بلند کریں اور دنیا کو بلوچ نسل کشی سے آگاہ کریں۔ انہوں نے عالمی میڈیا سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے پر آواز اٹھائیں اور دنیا کو بلوچ نسل کشی سے آگاہ کریں۔

حماس کا 15 اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک اور 43 فوجی گاڑیاں تباہ کرنے کا دعویٰ

غزہ، 05 فروری (ہ س)۔حماس نے چند روز میں 15 اسرائیلی فوجی مارنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ترجمان القسام بریگیڈ کا کہنا ہے کہ حملے میں اسرائیل کی 43 فوجی گاڑیاں تباہ کردی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق حملے میں اسرائیل کے 4 فوجی ڈرون قبضے میں لیے گئے جبکہ تل ابیب پر بھی راکٹ حملے کیے گئے۔ دوسری جانب اسرائیلی طیاروں کی بمباری سے مزید 130 سے زیادہ فلسطینی شہید ہوگئے۔ ادھر یمن پر امریکا اور برطانیہ کے حملے جاری ہیں، روس کی درخواست پر اقوام متحدہ سلامتی کونسل کا اجلاس آج طلب کرلیا گیا۔ ادھر غزہ کی وزارتِ صحت نے اتوار کو ایک بیان میں کہا کہ سات اکتوبر سے غزہ پر اسرائیلی حملوں میں کل 365,27 فلسطینی ہلاک اور 630,66 زخمی ہوچکے ہیں۔ وزارت نے مزید کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تقریباً 127 فلسطینی ہلاک اور 178 زخمی ہوئے۔ سات اکتوبر کو حماس کے سینکڑوں مزاحمت کار زمینی، فضائی اور سمندری راستے سے اسرائیل میں داخل ہوگئے اور شہریوں کو سڑکوں، ان کے گھروں اور ایک آؤٹ ڈور ریو پارٹی میں ہلاک کردیا جس کے بعد اسرائیل نے غزہ میں اپنی فوجی مہم کا آغاز کردیا۔ اسرائیل کہتا ہے کہ اس حملے میں تقریباً 1200 افراد مارے گئے۔ جنگ نے ایک انسانی بحران پیدا کردیا ہے، غزہ کے وسیع علاقے مسمار اور لاکھوں لوگ بے سہارا ہوگئے ہیں اور خوراک، پانی اور ادویات کی سپلائی تقریباً ختم ہوچکی ہے۔

طالبان بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کریں۔امریکہ

واشنگٹن۔ 3رفروری۔ ایم این این۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان، میتھیو ملر نے کہا کہ واشنگٹن طالبان سے بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا مطالبہ کرتا رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے واشنگٹن ڈی سی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا، ہم طالبان سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی قانونی حیثیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کریں، اپنے ہی لوگوں کے جائز اظہار پر کریک ڈاؤن کو روکیں، اور ہم نے یہی کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ انہوں نے افغان اتحادیوں کی قسمت کے بارے میں ایک سوال کا بھی جواب دیا جنہوں نے امریکہ کے ساتھ کام کیا لیکن وہ ابھی تک افغانستان میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان مقدمات کو تیز کرنے اور بیک لاگ کے ذریعے کام کرنے کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں، اور ہم کرتے رہیں گے۔ طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ وہ عالمی برادری کے ساتھ کیے گئے تمام وعدوں پر قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امارت اسلامیہ عوام کے حقوق اور بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کے لیے پرعزم ہے۔ اس نے ملک کی پہچان کے وعدے پورے کیے ہیں۔ بدقسمتی سے کچھ ممالک مختلف بہانوں سے اپنی سیاسی اور ذاتی خواہشات کو سامنے لا رہے ہیں۔ اس معاملے پر غور کرتے ہوئے، سیاسی تجزیہ کار سلیم پیجیر نے کہا،"امارت اسلامیہ کو ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ عالمی برادری ہمیں پہچان سکے۔ ہمیں اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر عالمی برادری میں اپنی طرف متوجہ کرنے کے طریقے سے کام کرنا چاہیے۔" طالبان کی طرف سے سیاسی امور کے لیے مقرر کیے گئے نائب وزیر اعظم نے پہلے کہا تھا کہ امارت اسلامیہ بین الاقوامی شناخت کے لیے اسلام یا لوگوں کے حقوق پر سمجھوتہ نہیں کرے گی۔

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا قرض اب ٹیکس دہندگان کے کندھوں پر ڈالا جائے گا

اسلام آباد۔3رفروری۔ایم این این۔ پاکستان کی نگراں حکومت اور بینکوں نے بحران کا شکار پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کے قرضوں کی تنظیم نو کے منصوبے پر اتفاق کیا ہے۔ بجٹ معاہدے کے تحت حکومت پی آئی اے کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو اصل ادائیگیوں کے لیے استعمال کرے گی۔ اس کے بدلے میں، بینک 12 فیصد سالانہ سود کی شرح کے ساتھ 10 سالہ قرض کا رول اوور قبول کریں گے، جس کے نتیجے میں پاکستان میں ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی روپے 2.32 بلین سالانہ سود کی ادائیگی ہوگی۔ ایک دہائی کے دوران سود کی ادائیگیوں میں بلین، 268 بلین پاکستان روپے کے ان کے بقایا اسٹاک کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ 10 سالوں میں بینکوں کو 12 فیصد شرح سود پر کل ادائیگی 572 ارب روپے ہوگی۔ وزارت خزانہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی توثیق کے لیے دیکھے گی۔ ذرائع کے مطابق، بینک اپنے متعلقہ بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظوری لیں گے۔ مارچ 2023 میں، پاکستان کی وزارت خزانہ نے پی آئی اے کے قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کردی، جس کے بعد حکومت اور پی آئی اے انتظامیہ کو نجکاری پر غور کرنے پر مجبور کیا گیا۔ تاہم، خدشات برقرار ہیں کہ صرف بینکوں کے قرضوں کی تنظیم نو سے نجکاری میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ وزارت خزانہ کی جانب سے پی آئی اے کے قرض کی ملکیت کی تنظیم نو اور منتقلی پر اتفاق رائے نے ایئر لائن کی بنیادی تشویش کو کم کردیا، بیلنس شیٹ سے اس کے سب سے بڑے ماہانہ چارج کو ختم کردیا۔ وزیر نجکاری فواد حسن فواد پی آئی اے کے قرضے کو عوامی قرضوں کا حصہ بنانے کے اپنے مطالبے پر ڈٹے رہے۔

پولیس فورس آزادانہ ماحول میں انتخابات کرانے کے لیے پرعزم: آئی جی ششی کانت

ہمسایہ نظام آباد، بیدر، کاماریڈی، نرمل، عادل آباد کے پولیس چیف کی موجودگی میں جائزہ اجلاس

ناندیڑ:5رفروری (ورق تازہ نیوز) مثالی ضابطہ اخلاق میں بے خوف ووٹنگ منفرد عمومی اہمیت کی حامل ہے۔ خوف سے پاک ماحول ہر ووٹر کو ووٹ دینے کا اپنا مقدس فرض ادا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ انتظامیہ اور محکمہ پولیس امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہے تاکہ تمام انتخابی عمل مثالی ضابطہ اخلاق کے مطابق انجام پائے۔ دوریاستوں تلنگانہ اور کرناٹک کے درمیان 200 کلومیٹر کی سرحدوں کی حدود میں واقع اضلاع میں خوف سے پاک ماحول میں انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنانے نرمل، عادل آباد، کاماریڈی، بیدر، نظام آباد اضلاع کے پولس محکموں کے درمیان باہمی تال میل ناندیڑ ضلع اور پڑوسی لیے بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹر شنکراؤ چوہان ڈسٹرکٹ پلاننگ ہال میں منعقدہ چاروں اضلاع کے محکمہ پولیس کے سربراہوں کے اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر کلکٹر ابھجیت راوت، نظام آباد پولس کمشنر کملیشور شنکناور، ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے، نرمل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شرمیتی ڈاکٹر۔ جی۔ جانکی شرمیلا، کاماریڈی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سندھو شرما، بیدر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ایس۔ ایل۔ چنناباساونا، عادل آباد کے پولیس سپرنٹنڈنٹ غوث عالم، ناندیڑ کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، بھوکر کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کھنڈراؤ دھرنے اور ضلع کے سب ڈویژنل پولیس سپرنٹنڈنٹ موجود تھے۔ امن وامان کے معاملے میں پڑوسی ریاستوں تلنگانہ اور کرناٹک کے نظام آباد، بیدر، کاماریڈی، نرمل، عادل آباد کے اضلاع کے انتظامیہ اور محکمہ پولیس کے ساتھ باہمی تال میل اہم ہے۔ پولیس انتظامیہ کسی بھی صورتحال میں جرائم پر قابو پانے کے لیے چوکسی اختیار کر رہی ہے۔ پڑوسی اضلاع کی سرحدوں پر خصوصی پولیس چوکیاں بنائی گئی ہیں۔ اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس ناندیڑ ششی کانت مہاور کرنے کہا کہ تمام پولیس نظاموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مجرموں کے خلاف فوری کارروائی کریں اور ان سے نمٹا جا رہا ہے۔ ہم نے حالیہ تلنگانہ انتخابات میں پڑوسی ضلع انتظامیہ کے تال میل سے ایک اچھا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اس تجربے کو اجاگر کرتے ہوئے کلکٹر ابھجیت راوت نے یقین ظاہر کیا کہ اگلے انتخابات ایک بہتر خوف سے پاک ماحول میں ہوں گے۔ اس موقع پر نظام آباد کے پولس کمشنر کملیشور شنکناوار نے سرحد پر واقع دیہات کا جائزہ پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی نرمل، عادل آباد، بیدر، کاماریڈی ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹس نے سرحدی دیہاتوں سے گٹکھا اور دیگر ممنوعہ اشیاء کی خفیہ نقل وحمل اور انتخابی مدت کے دوران برتی جانے والی احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے نے میٹنگ کی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار نے ایک پریزنٹیشن کے ذریعے ناندیڑ ضلع کے سرحدی دیہاتوں کا خاکہ بنایا۔

دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر میں ختم مشکوہ شریف کے تقریب کا انعقاد

حمایت نگر:() گزشتہ 3 فروری مطابق 22 رجب / دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر میں ایک شاندار علمی و روحانی اجلاس بعنوان "تکمیل مشکوہ شریف" منعقد ہوا۔ جس میں بطور مہمان خصوصی ممبئی سے تعلق رکھنے والے مشہور عالمِ دین مفتی عمر صاحب قاسمی جون پوری "مدعو کئے گئے، ان کے علاوہ دارالعلوم کے اساتذہ، قرب وجوار سے تشریف لائے علماء، ختم مشکوہ کرنے والے طلبہ کے سرپرستان اور طلبہ دارالعلوم بھی جلسہ کو رونق بخشے ہوئے تھے۔ صبح 30:10 بجے باضابطہ پروگرام کا آغاز عمل آیا۔ نظامت کے فرائض جامعہ کے استاذ ادب مفتی اکرم خان صاحب قاسمی نے خوب انجام دیے۔ ابتداء میں ناظم اجلاس نے مشکوہ اور صاحب مشکوہ کے بارے میں گفتگو کی۔ صاحب مشکوہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کا نام محمد بن عبداللہ، کنیت ابوعبداللہ اور لقب ولی الدین ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش تبریز میں ہونے کی وجہ سے خطیب تبریزی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے جید علما کے نور نظر رہے۔ حدیث کی کتاب "مشکوہ المصابیح" کی تالیف نے آپ کے نام کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ تالیف کی وجہ یہ بنی کہ آپ کے استاد سلطان المفسرین امام حسین بن عبداللہ الطیبی چاہ رہے تھے حدیث کی کوئی مستند کتاب ہو اور اس کام کے لیے آپ کی شخصیت موزوں تھی اس لیے یہ ذمہ داری اپ کے سر رکھی گئی۔ مشکوہ اس طاق کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ مصابیح جمع ہے اور اس کا واحد مصباح ہے، جس کے معنی 'چراغ' ہیں۔ مشکوہ المصابیح کے معنی ہوئے چراغوں کا طاق۔ مشکوہ دیوار کے اس سوراخ کو کہتے ہیں جو آر پار نہ ہو یعنی دوسری جانب سے بند ہو اور اس سوراخ میں چراغ یا دِیا جلا کر رکھا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہوا جس طرح چراغ کو طاق میں رکھا جاتا ہے اسی طرح مصابیح السنہ کو مشکوہ المصابیح کے طاق کی زینت بنادیا گیا۔ اصل میں یہ کوئی حدیث کا نیا مجموعہ نہیں بلکہ یہ حضرت امام بغوی کی حدیث کی کتاب "مصابیح السنہ" کا ہی اضافہ ہے۔" مصابیح السنہ 4434 "احادیث پر مشتمل تھی جس میں مزید 1511 احادیث کا اضافہ کیا گیا۔ مصابیح السنہ کے ہر باب میں دو فصلیں تھیں۔ فصل اول میں بخاری ومسلم کی روایت کردہ احادیث تھیں جبکہ فصل دوم میں دوسرے محدثین کی احادیث تھیں۔ آپ نے فصل اول اور دوم کو اسی طرح رکھا لیکن اپنی طرف سے تیسری فصل کا اضافہ کیا اور اس میں کتب حدیث میں سے وہ تمام احادیث بھی جمع کردیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح سے اس موضوع سے تھا۔ مشکوہ شریف فن حدیث میں درس نظامی کی پہلی پہلی کتاب ہے، جو کتب حدیث کی جامع ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ عرب وعجم میں ہر جگہ پڑھائی جاتی ہے اور عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں اس کی بہت سی شروحات لکھی جا چکی ہیں۔ آپ کے علم و معرفت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے استاد حضرت سلطان المفسرین امام حسین بن عبد اللہ الطیبی نے آپ کو قطب الصلحاء، بقیۃ الاولیاء اور شرف الزہاد جیسے خطابات سے نوازا۔ آپ نے 740ھ میں وفات پائی۔ تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ ذکر الٰہی کے بعد ذکر حبیبِ الٰہی کے ذریعہ محفل کو معطر کیا گیا۔ بعد ازاں ادارے کے استادِ حدیث حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب قاسمی (ناظم تعلیمات دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر) نے علم حدیث کے متعلق بہت ہی جامع اور وقیع خطاب کیا۔ شیخ الجامعہ کے بعد ادارے کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مظہر الحق صاحب کامل قاسمی دامت برکاتہم العالیہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ آنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد مدیر جامعہ نے مشکوہ اور صاحب مشکوہ کے متعلق سیر حاصل گفتگو کی موقوف علیہ کے طلبہ کے لیے دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ نیز بہت افسوس کے ساتھ حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ہمارے ملک میں مساجد کو پامال کیا جا رہا ہے۔ عدالتیں اور میڈیا بھی تعصب اور بیجا طرفداری کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ سینکڑوں سالہ پرانی مساجد کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ اور مسلمان سب کچھ ہونے کے باوجود بے بس ہیں۔ اخیر میں حضرت مولانا مفتی محمد عمر صاحب قاسمی جونپوری نے مشکوہ کا اخیر درس دیا اور انہی کی رقت آمیز دعا سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

ضلع پریشد اردو اسکول اردھاپور کے طلبہ کی نمایاں کارکردگی

ناندیڑ: مورخہ 4 فروری 2024 کو لیلسی فنکشن ہال پر خادمین امت کے سیرت پروگرام-۱۷ کے تحت کوئز مقابلہ (صفات مومن اور قرآن اینڈ سائنس) پر زبانی کوئز مقابلہ کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ جناب اسماعیل سر نے کوئز کے اصول وضوابط اور ترکیب کی وضاحت کی۔ ضلع پریشد پرائمری اسکول اردو ن ءآبادی اردھاپور کے طلباء وطالبات نے کوئز مقابلہ میں حصہ لیا۔ جبکہ ریاست کے مختلف ضلعے کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ جس میں لڑکوں کی ٹیم نے ریاستی سطح پر سوم انعام حاصل کیا۔ لڑکوں کی ٹیم میں شیخ عادل شیخ حسن، عبدالرحمن شیخ یوسف، عرشفان خان اعجاز خان (جماعت ششم) کے طلباء شامل تھے۔ اور لڑکیوں کے مقابلے میں ضلع پرشد اردو اسکول ن ءآبادی کے لڑکیوں کی ٹیم نے ریاستی سطح میں چوتھا مقام حاصل کیا۔ ٹیم میں فاطمہ شیخ اعجاز، فاطمہ مریم محمد شاکر، نوشین حنا شیخ معین شامل رہیں۔ اس اہم مقابلہ کے انعقاد میں اسکول کے صدر مدرس جناب محمد ایوب صاحب اور کلاس ٹیچر فرزانہ بیگم صاحبہ نے طلباء کی تیاری میں مدد کی۔ جناب محمد طاہر سر اور اشفاق احمد سر نے طلبا کا بھرپور تعاون کیا۔ طلباء کی اس کامیابی پر سرپرست حضرات نے خوشی کا اظہار کیا۔

شہر میں اسکالرشپ امتحان کا انعقاد

ناندیڑ: بتاریخ 4 فروری بروز اتوار کو شہر ناندیڑ کے تین مراکز مدینۃ العلوم اردو ہائی اسکول ریڈیئنٹ کوچنگ کلاسیس اور رہبر انگلش میڈیئم اسکول میں آٹھویں جماعت کے طلبہ وطالبات کے لئے اسکالر اسپارک ٹائلینٹ ہنٹ امتحان 2024 کا انعقاد عمل میں آیا تقریبا دوسو ستر طلبہ و طالبات نے اس امتحان میں حصہ لیا اس امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کرام کو آٹھویں سے پی جی تک کی تعلیم تک کے تمام اخراجات شیخ ابوبکر فاؤنڈیشن مرکز نالیج سٹی کیرالہ اٹھائے گی۔ اس امتحان کو کامیاب بنانے میں جناب عبدالرحمان نورانی صاحب فیاض سر عقیل سر یامین سر شعیب صدیقی سر شہاب نورانی صاحب ابراہیم مکرانی سر صمیم سر (ریڈینٹ کوچنگ کلاسیس)افسر سر (قندھار) زیبا باجی (قریشیہ اسکول) صبا باجی (مدرسہ البنات فاطمہ زہرا) ودیگر معلمین ومعلمات کی کافی محنت رہی اس موقع پر مولانا عبدالعظیم رضوی جاوید بھاء اشرفی والا ودیگر ذمہ داران موجود تھے

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

پربھنی میں مہا سنکرت مہوتسو 7 سے 11 فروری تک عظیم الشان انعقاد

پربھنی: ریاست میں 'آزادی کے امرت' کے موقع پر مختلف اختراعی سرگرمیاں اور پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ محکمہ سیاحت اور ثقافتی امور کی جانب سے کلکٹر اور ضلع انتظامیہ کے ذریعہ پربھنی کے وشنو جننگ مل میں 7 سے 11 فروری تک مہا سنسکرت مہوتسو کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس فیسٹیول کا بنیادی مقصد ریاست کے مختلف خطوں کی ثقافت کو بانٹنا، مقامی فنکاروں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا، معدوم ہوتے فن اور ثقافت کو محفوظ کرنا اور معلوم و نامعلوم کے بارے میں معلومات کو عام کرنا ہے۔ جدوجہد آزادی کے مجاہدین کو موثر انداز میں عوام اور آنے والی نسلوں تک پہنچانا۔ پربھنی کلکٹر اور ضلع انتظامیہ کی جانب 7 سے 11 فروری 2024 تک ایک عظیم الشان پانچ روزہ ثقافتی میلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس میلے کا افتتاح کھیل اور نوجوانوں کی بہبود کے وزیر، بندرگاہوں اور ضلع کے سرپرست وزیر سنجے بنسوڑے نے بدھ 7 فروری کو شام 5.30 بجے کریں گے۔ فیسٹیول کے پہلے دن، پربھنی کے عوام کو شاندار تقریب کے ذریعہ ایک دعوت دی جائے گی، جس میں بین الاقوامی شہرت کے اشوک ہانڈے اور 160 نامور فنکاروں کی شرکت ہوگی۔ 'مراٹھی بانا'، جو ہندوستان اور بیرون ملک 2000 سے زیادہ ڈراموں میں پیش کیا جا چکا ہے، پہلی بار مراٹھواڑہ کے پربھنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔ میلے کے دوسرے دن جمعرات کو 'مہاراشٹر درشن'، مہاراشٹر کے شاندار ورثے کو اجاگر کرنے والا ایک پروگرام، 8 فروری کو منعقد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مشہور کامیڈین بھرت گنیش پورے، جو 'چلا ہوا یو دیا' سیریز کے ذریعے گھر گھر پہنچ چکے ہیں، کی مرکزی موجودگی ہوگی۔ اسی دن پہلے سیشن میں مہا گائک تجنیشور کمبیکر، مہارشی راجارام باپو کدم پریوار سنچ، پرکاش کامبلے، پربھنی کوریوگرافرس ایسوسی ایشن کے رکن، گرومولی کالا منچ، پربھنی اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے جبکہ دوسرے سیشن میں مشہور بھرودرتا شیکھر نرنجن بھاکرے بھارود رنگ پیش کریں گے۔ فیسٹیول کے تیسرے دن جمعہ کو 9 فروری کو نایاب اور معدوم ہونے والے لوک فن اور ثقافت کی انوکھی ایجاد پروگرام 'کالاسنگم' کے ذریعے پیش کی جائے گی۔ اس دن، معروف اداکار سندیپ پاٹھک، جو مراٹھواڑہ کے رہنے والے ہیں، جنہوں نے ڈاکٹر لکشمن دیشپانڈے کے مہا کاوی ایکولوگ 'وراہد چیلایا لندنلا' کو ایک قابل پرفارمنس کے ساتھ سامعین تک پہنچایا، بطور مہمان خصوصی موجود ہوں گے۔، کرانتی ہتما چیریٹیبل ٹرسٹ، پریہ بھوشن ڈانس اکیڈمی گنگا کھیڈ، ناگونشی پرتشتھان، مدھوکر کامبلے، رامداس کدم اور ساتھی، سُکھم مہاسکے، پریتی بھالے راوا اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ فیسٹیول کے چوتھے دن، بروز ہفتہ، مورخہ 10 فروری کو دو سیشنز میں پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ پہلے سیشن میں ممبئی یونیورسٹی کے فوک آرٹ کے شعبہ کے سربراہ پروفیسر باجی راؤ مستانی، موریا، جو فلموں کے لیے مشہور ہیں۔ ڈاکٹر گنیش چندنشیو 'عوام کی روشن خیالی' کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن دینے جا رہے ہیں۔ دوسرے سیزن میں، اداکارہ اسرانی اور ایشوریہ بڈے گھر نداج لاوانی کی رقص تخلیق 'لاوانیا رنگ' میں اپنے خاندان کے ساتھ نظر آئیں گی۔

میلے کے پانچویں دن، اتوار 11 فروری کو ہونے والے پہلے سیشن میں انڈین آئیڈل سے شہرت کے مشہور گلوکار راہول سکسینہ کی موجودگی میں مقامی فنکار سمیع سوداگر، پراجکل بودھک، لکشمی لہنے، پون پاگوٹے، آیوش ڈانس اکیڈمی اور بال ودیا مندر کے طلبہ اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ دوسرے سیشن میں مشاعرے کا اختتام شعرا کانفرنس سے ہوگا۔ اس شعری اجلاس میں مقامی معروف شاعر سرواشری اندراجیت بھلیراو، پربھاکر سالیگاؤں کر، روی شنکر زنگرے، رینو پچپور، کیشو کھٹنگ، سنتوش نارائنکر، نارائن پوری، باپوداساری اور مدھوراعمریکر وغیرہ شرکت کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ضلع اسپورٹس آفیسر اور مختلف کھیلوں کی تنظیموں پربھنی کی جانب سے ہر روز شام 6 سے 6.30 بجے تک ایڈونچر کھیلوں جیسے جمناسٹک، ملاکھمب، تلوار بازی، یوگا، کراٹے، باکسنگ وغیرہ کا مظاہرہ شائقین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ طلباء کے لیے شیو کی ایک مثالی سوانح حیات اور ہتھیاروں، نایاب اشیاء اور شیو کے وقت کے سکوں کی نمائش سمیت؛ نمائش کا انعقاد دستکاری، گھریلو صنعتوں، خواتین کے بچت گروپوں، محکمہ سیاحت کے فروغ کے لیے کیا جائے گا۔ اس فیسٹیول کے دوران سب ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر کی رہنمائی میں محکمہ ٹریفک اور ٹرانسپورٹ کی جانب سے خصوصی پریزنٹیشن دی جائے گی۔

ہندوستان نے دوسرے ٹیسٹ میں انگلینڈ کو 106 رنوں سے دی شکست

ہندوستان نے پہلے ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ سے ملی شکست کا بدلہ آج وشاکھاپٹنم میں لے کر سیریز کو 1-1 سے برابر کردیا ہے۔ 5 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کا دوسرا ٹیسٹ ہندوستان نے 106 رنوں سے جیت لیا ہے۔ اس جیت کے ہیرو پلیئر آف دی میچ جسپریت بمراہ رہے جنھوں نے دونوں انگ میں مجموعی طور پر 9 کھلاڑیوں کو آو؟ٹ کیا۔ حالانکہ ڈبل سنچری میکر یشسوی جیسوال کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جنھوں نے پہلی انگ میں شاندار 209 رن بنائے تھے، اور اسی سے ہندوستان کو انگلینڈ پر بڑی سبقت بنانے کا راستہ ہموار ہوا تھا۔ آج وشاکھاپٹنم ٹیسٹ کا چوتھا دن تھا اور نیوزی لینڈ نے ایک وکٹ کے نقصان پر 67 رن سے آگے کھیلنا شروع کیا۔ شروعات ٹھیک ٹھاک ملی تھی کیونکہ نائٹ واچ مین ریحان احمد (23 رن) نے زیک کراو؟لی کے ساتھ 45 رنوں کی شراکت داری کی، اور پھر کراو؟لی نے اولی پوپ (23 رن) کے ساتھ 37 رنوں کی شراکت داری کی۔ لیکن ہر تھوڑے وقفہ پر وکٹ گرتے رہے جس نے انگلینڈ کو مشکل حالات میں ڈال دیا۔ جو روٹ میدان میں اترتے کے ساتھ ہی جارحانہ رنگ میں دکھائی دیے، اور نتیجہ یہ ہوا کہ 10 گیندوں میں ایک چھکا اور 2 چوکے کی مدد سے 16 رن بنا کر بڑا شاٹ کھیلنے کی کوشش میں آسان کیچ دے بیٹھے۔ انھیں روی چندرن اشون نے اکشر پٹیل کے ہاتھوں کیچ آو؟ٹ کرایا۔ اس وقت انگلینڈ کا اسکور 4 وکٹ کے نقصان پر 154 رن ہو گیا تھا، یعنی ٹیم کو جیت کے لیے اب بھی 244 رنوں کی ضرورت تھی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔